تخریج شدہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟
میلاد کی حقیقت
سرکار ﷺ کا ذکر کرنے کی حکمت
اللہ عزوجل نے بھی خوشی منائی
سب سے پہلے کس نے میلاد منایا؟
درودِ تاج کی حقیقت
الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کہنے کا ثبوت
میلاد منانا اللہ عزوجل اور بزرگوں رحمہم اللہ کی سنت ہے
خزینہ برکات
ابو المدنی
حافظ حفیظ الرحمٰن
قادری رضوی

انتساب

اس کتاب کی نسبت میں اپنی والدہ محترمہ مرحومہ مغفورہ کی طرف کر رہا ہوں۔ جن کی دعاؤں سے آج اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے صدقے سے یہ مقام عطا فرمایا مجھے یاد ہے کہ میری والدہ ماجدہ دعا کیا کرتی تھیں کہ اللہ عزوجل میرے چھوٹے بیٹے کو عظیم مبلغ بنائے اور میرے بڑے بیٹے کو نماز پنجگانہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان حق او سچ ہے کہ والدین کی دعا اولاد کے حق میں رد نہیں کی جاتی۔ اس وقت کبھی وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔ مگر آج اس دعا کی قبولیت روز روشن کی طرح نظر آرہی ہے۔

اس کے علاوہ اس کا ثواب میں سرکار دوعالم نور مجسم کے امتیوں کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ اور خصوصاً اپنے پیرو مرشد حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خان الازہری مدظلہ العالی اور میرے تمام اساتذہ کرام اور امیر اہلسنت امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کہ جنہوں نے مجھ جیسے نکمے کو اپنی پاکیزہ تحریک دعوت اسلامی میں قبول فرمایا اور اس تحریک کے صدقے آج اللہ عزوجل نے یہ شرف عطا فرمایا کہ مجھ نکمے کی تحریر کردہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ جتنے بھی مسلمان زندہ ہیں ان کو اسلام پر استقامت عطا فرمائے اور جو پردہ فرما چکے ہیں ان کی قبروں کو جنت کے باغوں میں باغ بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

دعاؤں کا طالب

ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمٰن قادری رضوی

A-131 رحمانی روڈ مغلپورہ لاہور 0300-9461943

فہرست عنوانات

مناجات

امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی

کب گناہوں سے کنارہ میں کروں گا یارب
نیک کب اے میرے اللہ بنوں گا یارب

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا
کب میں بیمار مدینے کا بنوں گا یارب

گر تیرے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیش نظر
سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یارب

نزع کے وقت مجھے جلوہ محبوب دکھا
تیرا کیا جائے گا میں شاد مروں گا یارب

قبر میں گر نہ محمد ﷺ کے نظارے ہوں گے
حشر تک کیسے میں پھر تنہا رہوں گا یارب

ڈنگ مچھر کا بھی تو مجھ سے سہا جاتا نہیں
قبر میں بچھو کے ڈنگ کیسے سہوں گا یارب

گھپ اندھیرا ہی کیا وحشت کا بسیرا ہوگا
قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یارب

گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ
ہائے بربادی کہاں جا کہ چھپوں گا یارب

اذن سے تیرے سرحشر کہیں کاش حضور
ساتھ عطار کو جنت میں رکھوں گا یارب

☆......☆......☆......☆

نعت رسول مقبول ﷺ

ہو مبارک اہل ایماں عید میلادالنبی ﷺ
ہو گئی قسمت درخشاں عید میلادالنبی ﷺ

خوب خوش ہیں حورو غلماں عید میلادالنبی ﷺ
اور فرشتے بھی ہیں شاداں عید میلادالنبی ﷺ

چار سو ہیں کیا چھما چھم رحمتوں کی بارشیں
جھومتے ہیں ابر باراں عید میلادالنبی ﷺ

نور کی پھوہار برسی چار سو ہے روشنی
ہو گیا گھر گھر چراغاں عید میلاالنبی ﷺ

چار جانب دھوم ہے سرکار کے میلاد کی
جھومتا ہے ہر مسلماں عید میلادالنبی ﷺ

ہم نہ کیوں روشن کریں گھر گھر چراغاں میلاد کے
خود کرے جب حق چراغاں عید میلادالنبی ﷺ

عید میلاد النبی تو عیدوں کی بھی عید ہے
بالیقیں ہے عید عیداں عید میلادالنبی ﷺ

جانتے ہو کیوں ہے روشن آسماں پر کہکشاں
ہے کیا حق نے چراغاں عید میلادالنبی ﷺ

یا نبی اپنی ولادت کی خوشی میں دیجئے اپنا غم
دیجئے طیبہ کے سلطان صدقہ عید میلادالنبی ﷺ

عید میلاد النبی کا واسطہ عطار کو
بخش دے مولا رحماں عید میلادالنبی ﷺ

☆......☆......☆......☆......☆

مصنف کے مختصر حالات زندگی

نام: حفیظ الرحمٰن

نسب: حفیظ الرحمٰن بن عبدالرحمٰن بن احمد دین

نسبت: ابوالمدنی

لقب: آپ کا لقب حافظ صاحب جو کہ زبان خاص وعام ہے۔

تاریخ پیدائش: 1955ء

جائے پیدائش: آپ کی جائے پیدائش داتا صاحب کا نگر لاہور ہے۔

خاندان: آپ کا تعلق مغلیہ خاندان سے ہے۔

ابتدائی تعلیم

قبلہ حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے میٹرک علامہ اقبال ہائی سکول گڑھی شاہو لاہور سے کیا پھر گورنمنٹ کالج باغبانپورہ سے ایف ایس سی کا امتحان دیا۔ جس میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ بی ایس سی کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کی۔ اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی لیکن اللہ کے فضل اور رسول اکرم ﷺ کی نظر عنایت سے بی ایس سی کے بعد قرآن پاک بھی حفظ کیا۔

صحبت اولیاء

ابتداء ہی سے گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت تھی۔ دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی طرف بڑھنے کا اشتیاق دل ہی دل میں پیدا ہوا۔ اسی دوران مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ قبلہ ابوالبرکات سید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت نصیب ہوئی جنہوں نے آپ کے دل پر نظر ڈالی تو زندگی کا رخ یکسر بدل دیا۔ آپ ہی کی توجہ سے حفظ قرآن مکمل کیا۔ اکثر اوقات آپ کے پاس محض علمی پیاس بجھانے اور اللہ کا قرب پانے کے لئے تشریف لے جایا کرتے۔

جن علماء کرام کی صحبت سے فیض یاب ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) حضور سید ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

(۲) غزالی زماں حضرت علامہ مولٰنا سید احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم انوار العلوم ملتان

(۳) حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ جامعہ نعیمیہ لاہور

(۴) حضرت علامہ مولانا احمد حسن نوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ خطیب جامعہ مسجد حنفیہ فاروقیہ مغل پورہ لاہور

(۵) حضرت علامہ مولٰنا قاری کریم الدین رحمۃ اللہ مجاہد آباد لاہور

(۶) حضرت علامہ مولٰنا واحد بخش غوثوی صاحب مسکین پورہ لاہور

سلسلہ بیعت

جید علماء کرام کی معیت نے آپ کو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا پروانہ بنادیا آپ کے دل میں والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔ اکثر آپ کی تصانیف اور فرمودات کا مطالعہ فرماتے رہتے اس طرح آپ جان گئے کہ یہی وہ خاندان ہے جو میری تقدیر بدل سکتا ہے۔ دلی خواہش ہوئی کہ ان کے خاندان کے کسی بھی چشم و چراغ سے بیعت کی سعادت حاصل ہو جائے۔ اللہ عزوجل نے کرم فرمایا ان دنوں مسند اعلیٰ حضرت کے جانشین ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولٰنا مفتی اختر رضا خان الازہری دامت برکاتہم العالیہ جو کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں۔ لاہور تشریف لائے نورانی چہرہ دیکھتے ہی ان کے گرویدہ ہو گئے۔ پھر آپ ہی کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

تحریری میدان

قبلہ حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات لوگوں کے دلوں پر اثر کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے آپ کے بیانات سے متاثر ہو کر چند اسلامی بھائیوں بموسوم "سنتوں بھرے اصلاحی بیانات" شائع کر دیئے۔ جس کو بے حد مقبولیت و پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے الحمد للہ دوسرا حصہ بھی منظر عام پر آ گیا۔ ان بیانات کو پڑھ

کر اسلامی بھائیوں نے اسرار کیا جس پر آپ مزید لکھنے کے لئے تحریر کے میدان میں اتر پڑھے۔لہٰذا آپ نے ایک جاندار تحریر ''ہم میلاد کیوں مناتے ہیں'' لکھی جس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ چند ہی ایام میں دس ہزار سے زائد کتب فروخت ہوگئیں۔اب اس کتاب کو دوبارہ شائع کیا جارہا ہے اس کے بعد شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت'' کے نام سے تصنیف فرما کر اہل اسلام پر بے حد احسان فرمایا۔اس کتاب کو بھی ہاتھوں ہاتھ خریدا گیا۔اب اس کتاب کو بھی دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔اس کا پہلا ایڈیشن ہی دس ہزار کتب پر مشتمل ہے اسی طرح برکت والے تین مہینے اور مسلک حق اہل سنت وجماعت بھی زیر طبع ہیں۔

دعوت اسلامی اور حافظ صاحب

آپ پر اللہ عزوجل کا احسان عظیم ہے کہ آپ 1985ء میں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور آج تک اسی ماحول سے منسلک ہیں۔پاکستان کے مختلف شہروں میں سالانہ اجتماعات اور بیرونی ممالک میں مدنی ماحول کی بہاریں لٹا رہے ہیں۔ان بیانات میں علامہ احمد حسن نوری علیہ الرحمۃ کا رنگ موجود ہے جو کہ عام فہم اور سادہ سی مثالوں سے بڑے بڑے مسائل سمجھا دیتے تھے۔

خطابت

آپ جہاں پورے ملک اور بیرونی ممالک اپنی خطابت کے پھول نچھاور کررہے ہیں۔وہاں آپ ایک ذمہ دار خطیب بھی ہیں۔اور خطبہ جمعۃ باقاعدگی سے پڑھاتے ہیں۔ آپ اس وقت دو مساجد میں خطبہ جمعۃ المبارک فرمارہے ہیں۔جامع مسجد انوار محمدیہ مجاہد کالونی مغلپورہ میں خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد باغبانپورہ کی مشہور اور مرکزی مسجد باغیچی سیٹھاں والی میں خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔اور نماز جمعہ پڑھاتے ہیں۔

زیارت حرمین شریفین

شب وروز جس لجپال کی باتیں زبان پر ہوں قول وفعل میں ہوں خلوت یا جلوت میں

ہوں وہ لجپال اپنے سچے غلام اور ثنا خوان کو مایوس نہیں فرماتے۔ آپ کو سرکار ﷺ نے تین بار حج کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا ایک بار والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے ساتھ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ دوسری بار امیر دعوت اسلامی مولانا الیاس عطار قادری کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ گیارہ بار عمرہ کی سعادت حاصل کی ہے۔

دروس قرآن

اس وقت مختلف علاقوں میں قبلہ حافظ صاحب کا ہفتہ وار درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

دنیاوی شغل:

اس وقت پاکستان ریلوے کے اپرنٹس ٹریننگ سنٹر میں بطور انچارج اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

کلمات اختتام

اللہ تعالیٰ پیکر استقامت علم وحکمت کے روشن چراغ مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان بے نظیر خطیب، حضرت علامہ مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن کو صحت وتندرستی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیضان کو جاری وساری فرمائے۔ اور آپ کے علم وفضل میں برکت فرمائے باری تعالیٰ آپ کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت بخشے اہل علم وعوام کے لئے علمی تشنگی کی سیرابی کا ذریعہ بنائے۔

واللہ اعلم بالصواب

آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

خادم الاسلام والمسلمین

محمد ندیم قمر حنفی ورضوی فاضل جامعہ نعیمہ لاہور

پرنسپل جامعہ قمریہ طاہر العلوم شاہ جہاں روڈ عقب تھانہ مغلپورہ لاہور۔

فون نمبر 0300-6996016/0300-4046761

تقریظ جلیل

از صاحبزادہ محمد علی کریمی بن علامہ قاری کریم الدین سیالوی

فَاِنَّ اَبِیْ وَوَالِدَہٗ وَعِرْضِیْ بِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْکُمْ وِقَاءٗ

(حسان بن ثابت)

ترجمہ: بے شک میرے والدین اور میری آبرو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آبرو کے لئے تمہارے مقابلے میں تحفظ (ڈھال) ہیں

سید سروراں ۔ حامی بے کساں ۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلاد منانا محبت رسول ﷺ کی علامت ہے۔ پس یہ محافل خاص حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعظیم سید الوریٰ کے لئے سجائی جاتی ہیں۔ مگر محبت و تعظیم فقط ذکر شان نبوت سے پوری نہیں ہوتی جب تک اتباع سنت مصطفیٰ ﷺ نہ کی جائے۔

چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّاَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُہٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِہٖ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّحِبَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَوْیُحِبَّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَہٗ اِذَاحَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَہٗ اِذَااؤْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَہٗ

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الاداب صفحہ ۴۳۸)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی قراد سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ وضو فرما رہے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے وضو کے بہتے ہوئے پانی کو منہ اور سینوں پر ملتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس حرکت پر تم کو کس چیز نے آمادہ کیا۔ سب نے عرض کیا اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ خوش آئے وہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھے اور اللہ عزوجل اور اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرے اس کو چاہیے کہ سچ بولے۔ امانت ادا کرے۔

پڑوسیوں سے اچھا سلوک کرے۔ (بیہقی)

حدیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ محفل میلاد منانا جو مسلمان محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ محبت رسول ﷺ کے دعوؤں کو بھی پورا کریں۔ اس کتاب میں ان تقاضوں کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ یعنی یہ نہ ہو کہ سال بعد محفل میلاد کا انعقاد کرنے کے بعد نماز جیسی فرض عبادت سے غافل ہو جائے۔ اور یہ سمجھے کہ میری دیگر عبادات کے لئے یہ محفل کافی ہے۔

چنانچہ ارشاد فرمایا ''میری کل امت جنت میں داخل ہو گی مگر انکار کرنے والا امتی نے عرض کیا ایسا کون ہے۔ فرمایا جس نے میری تابعداری کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ انکار کرنیوالا ہے۔ (بخاری شریف)

ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمٰن حفظہ اللہ تعالیٰ نے محفل میلا النبی ﷺ کے منانے کے دلائل کے ساتھ ساتھ اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف بھی راہ دکھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اس کے ساتھ ساتھ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

نسخہ کیمیاء

نیکی کی دعوت عام کرنے کا ایک یہ بھی انداز ہے کہ اسلامی کتب عام کی جائیں۔ کہ جب تک یہ کتب باقی رہیں گی لوگ پڑھ کر فائدہ حاصل کرتے رہیں گے۔ ہمارے نامہ اعمال میں نیکیاں درج ہوتی رہیں گی۔ اور اگر انتقال بھی کر گئے تو مرنے کے بعد بھی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہی رہے گا۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس پرفتن دور میں جبکہ بدعقیدگی کا سیلاب بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ اس کتاب کا عام ہونا بہت ضروری ہے۔ تو آیئے اس سلسلے میں ہم آپ سے تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ (۱) مخیر حضرات (۲) دینی محافل کا انعقاد کرنے والے افراد۔ اسکول و کالج۔ دینی مدارس۔ ایصال ثواب کی محافل پر تقسیم کرنے والے رعائتی قیمت پر کتاب خریدنے کیلئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

0300-9461943, 0313-4018936. 0321-4027626

مقدمہ

انسان کی ولادت سے پہلے کسی کے علم میں نہیں ہوتا ہے کہ کون آرہا ہے۔ جب ولادت ہو جاتی ہے تو نام رکھا جاتا ہے۔ اگر دنیا میں کارہائے نمایاں سرانجام دے تو بڑا نام پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر موت آجاتی ہے ایک دم شور اٹھتا ہے۔ کہ فلاں کا انتقال ہو گیا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ جدائی کا غم کبھی ختم نہ ہوگا۔ مگر چند دن کے بعد ذکر کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پھر ایک وقت وہ بھی آتا ہے کہ ذکر تو کیا شکل تک بھول جاتی ہے۔ مثلاً آج اگر ہم سے کوئی سوال کرے کہ تمہارے دادے کے دادا کا کیا نام تھا؟ تو شاید ہی ہم میں سے کوئی بتلا سکے

لیکن اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ کو عام انسان اور اپنے جیسا نہیں سمجھنا چاہیے۔ اس لئے کہ انسانیت کی ابتداء حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ جب آپ علیہ السلام کی تخلیق ہوئی روح پھونکی گئی آپ علیہ السلام کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے آسمان کی طرف نگاہ کی عرش پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ترجمہ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا۔ اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ عرض کرنے لگے اے مالک و مولا عزوجل یہ کس کا نام ہے۔ جو تو نے اپنے نام کے ساتھ لکھا ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے آدم علیہ السلام یہ تیری اولاد میں سے ہوگا۔ مگر سب جن وانس کا سردار ہوگا۔ اے آدم علیہ السلام اگر اس کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں نہ زمین پیدا کرتا نہ آسمان نہ عرش بناتا نہ لوح نہ کرسی بلکہ اگر اس کو بنانا مقصود نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کا اظہار ہی نہ کرتا۔

پھر عالم ارواح میں تمام ارواح انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا گیا اس کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے زمانے میں سرکار ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر کرتے گئے۔ یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میرے بعد جو نبی علیہ السلام تشریف لا رہے ہیں۔ ان کا نام آسمانوں پر احمد ہے۔ ابھی کائنات میں ابھی جلوہ گری نہیں ہوئی مگر ذکر پہلے ہی جاری تھا۔

پھر جس نور کی خلقت سب سے پہلے ہوئی۔ وہی نور بارہ ربیع الاول پیر کے دن صبح

صادق کے وقت لباس بشری میں اس کائنات میں جلوہ گر ہوئے جن کی جلوہ گری نے پوری کائنات میں انقلاب برپا کر دیا۔ پھر کل نفس ذائقۃ الموت کے تحت موت کا مزہ چکھا مگر ان کی موت اپنی موت کی طرح نہ سمجھی چاہیے۔ اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی موت آتی ہے مگر صرف ایک آن کے لئے پھر ان کی زندگی اسی طرح بلکہ اس زندگی سے بہتر زندگی ان کو عطا کی جاتی ہے۔

اللہ عزوجل نے قرآن پاک سورۃ النحل کی آیت ۹۷ میں ارشاد فرمایا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوةً طَیِّبَةً

ترجمہ کنزالایمان: جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے۔

سرکار ﷺ کے غلام کو مومن کہتے ہیں اور اگر غلام کی یہ شان ہے تو سرکار ﷺ کا عالم کیا ہوگا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا؟

پھر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کا ذکر کم ہونے کی بجائے بلند ہی ہوتا چلا گیا۔

اس لئے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الم نشرح ۴ پارہ ۳۰ رکوع ۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

بلکہ ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ ۴ پارہ ۳۰ رکوع ۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

یعنی وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ذکر کم ہونے کی بجائے ذکر بلند ہوتا جارہا ہے۔ محفل میلاد النبی ﷺ کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں عظمت مصطفیٰ ﷺ پیدا کی جائے۔ اور نبی علیہ السلام کو اپنے جیسا نہ سمجھا جائے۔ جب حاکم کی

عظمت دل میں پیدا ہو جائے تو حکم ماننا آسان ہو جاتا ہے۔ سرکار ﷺ کی عظمت کما حقہ نہ کوئی بیان کر سکا نہ بیان کر سکے گا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت پروانہ شمع رسالت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں کہ

اے رضا خود صاحب قرآن ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی
زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

بے شک یہ کتاب نگاہ مصطفیٰ ﷺ کے کرم سے تحریر کی ہے کیونکہ بعض حضرات شاید یہ سمجھتے ہوں کہ ہم نے سال میں ایک مرتبہ محفل میلاد النبی ﷺ سجالی ہے اب ہم بے فکر ہو جائیں لہٰذا اب ہمیں نہ نماز کی ضرورت ہے اور نہ ہی روزے کی۔ لہٰذا سارا سال گناہ کرتے جاؤ۔ محفل میلاد کے صدقے بخشش ہو جائے گی۔ حالانکہ میلاد مصطفیٰ ﷺ کے منانے کا مقصد یہ ہے کے لوگوں پر یہ ظاہر کیا جائے کہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے کیا حالات تھے۔ پھر آپ ﷺ کی جلوہ گری ہوئی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر وہی جو پہلے رہزن تھے رہبر و رہنما بن گئے۔ جو قتل و غارت لوٹ مار لوگوں کے حقوق غصب کرنا۔ جوا کھیلنا شراب پینا زنا کرنا بچیوں کو قتل کرنا۔ حق سمجھتے تھے۔ نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہدایت کے ستارے بن گئے۔

آج پھر وہی دور آ گیا کہ ہم نے سرکار ﷺ کی تعلیمات کو پس پشت ڈال دیا۔ ہمارے اندر پھر وہی جہالت گمراہی بے راہ روی نے جنم لیا۔ اسی وجہ سے ذلت اور رسوائی ہمارا مقدر بن چکا ہے۔ آؤ مسلمانو اگر وہی عزت و عظمت چاہتے ہو تو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کا دامن تھام لو۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب کہا

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اس کتاب کو امت مسلمہ کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ میں ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کو سراہا۔ اللہ عزوجل سرکار ﷺ

کی ساری امت کی خیر فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

طالب دعا

ابوالمدنی حافظ حفیظ الرحمٰن قادری رضوی

A-138 رحمانی روڈ مغلپورہ لاہور 0300-9461943

☆......☆......☆......☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

سنت کی بہاریں

الحمدللہ عزوجل تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے ہردم وابستہ رہیے اپنے شہر کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرماکر خوب بہاریں لوٹئے۔ مرکزالاولیاء، لاہور میں سنتوں بھرا اجتماع جامعہ مسجد محمدیہ حنفیہ سوڈیوال میں ہر جمعرات کو بعدازنماز عشاء شروع ہوجاتا ہے۔ دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرماکر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔ اس پر استقامت پانے کے لئے کارڈ پر کر کے اپنے علاقے کے دعوت اسلامی کے ذمہ دار کو ہر ماہ جمع کروائیں۔ انشاءاللہ عزوجل آپ کی زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

درود تاج کی حقیقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَانُوْرَ اللّٰه

درود پاک کی فضیلت

پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میرا امتی مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو دو انعامات عطا فرماتا ہے پہلا انعام اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ نفاق سے بری ہے۔ اور دوسرا انعام یہ کہ اس کی پیشانی پر لکھا جاتا ہے کہ یہ دوزخ کی آگ سے بھی بری ہے۔[1] (القول البدیع صفحہ نمبر ۱۰۵ الترغیب والترھیب صفحہ ۴۹۵ جلد ۲)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو بندہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے وہ اس وقت تک مرے گا نہیں جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔[2] مزید ارشاد فرمایا قیامت کے روز تین افراد عرش کے سائے تلے ہوں گے۔ کہ جس وقت کسی اور شئی کا سایہ نہ ہوگا۔ (۱) کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا۔ (۲) مسلمان بھائی کی مصیبت میں مدد کرنے والا (۳) سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والا۔[3] (القول البدیع صفحہ ۱۲۳ اسعادۃ الدارین صفحہ نمبر ۶۳)

ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے تو یوں سمجھے جیسے وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔[4] اور جس نے میرا ذکر سنا اور مجھ پر درود پاک پڑھا یوں سمجھے جیسے اسے جنت کے راستے کا علم ہوگیا۔[5] (سعادۃ

الدارین صفحہ ۵۷)

مزید ارشاد فرمایا کہ جس نے عقیدت اور محبت کے ساتھ مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا۔ اللہ عزوجل اس کے 80 سال کے گناہ معاف فرمادیتا ہے (جامع الصغیر صفحہ ۳۲۰) بے شک درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں۔ اس سے بڑی فضیلت اور کیا ہوگی کہ یہ وہ کام ہے جو خالق اور مخلوق کے درمیان مشترک ہے۔ بلکہ فرشتے بھی اس کام میں شریک ہیں۔ جیسے قرآن مجید فرقان حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب:۵۶ پارہ نمبر ۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر۔ اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

درود کون سا پڑھیں

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ درود کون سا پڑھا جائے۔ کیونکہ بعض افراد کہتے ہیں کہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اور کوئی درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے بعض کہتے ہیں کہ یہی اصلی باقی سب نقلی ہیں۔ معاذ اللہ عزوجل بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ یہی درود پاک سب سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ عزوجل بھی یہی درود پاک پڑھتا ہے۔ (معاذ اللہ) کوئی کہتا ہے یہی درود شریف قرآن میں آیا ہے۔

میں نے ایک بندے سے پوچھا بھائی وہ کون سا پارہ ہے جس میں درود ابراہیمی لکھا ہوا ہے کہنے لگا پوچھ کر بتاؤں گا۔ آج تک وہ بتا نہیں سکا۔ دوسرے سے میں نے پوچھا بھائی تمہیں درود ابراہیمی کا ترجمہ آتا ہے کہنے لگا نہیں۔ میں نے کہا اسی لئے ایسی جاہلانہ گفتگو کر رہے ہو۔ درود ابراہیمی میں تو پڑھا جاتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اے اللہ درود بھیج اوپر محمد ﷺ کے۔ میں نے کہا یہ تو ہم کہتے ہیں کہ اے اللہ درود بھیج اوپر محمد ﷺ کے۔ جب اللہ عزوجل پڑھے گا اے اللہ درود بھیج تو کیا اللہ عزوجل کا بھی کوئی اللہ ہے۔ وہ بے چارہ پریشان ہو گیا اور معافی مانگنے لگا۔

تیسرے سے میں نے پوچھا بھائی تم کہتے ہو درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہ پڑھو یہ تو بتلاؤ کہ درود پڑھا کس پر جاتا ہے؟ جلدی سے کہنے لگا محمد ﷺ پر۔ میں نے کہا ابھی ابھی تو تو کہتا تھا کہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہ پڑھو۔ کیا صلی اللہ علیہ وسلم درود ابراہیمی ہے۔ بے چارہ پریشان ہوگیا۔ میں نے کہا قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ (الصف:۲، پارہ ۲۸)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! کیوں کہتے وہ جو نہیں کرتے۔

مفہوم یہ ہے کہ وہ بات کسی کو کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے۔ تمام احادیث کی کتابوں میں جہاں بھی سرکار ﷺ کا اسم گرامی آیا ہے۔ وہاں درود ابراہیمی کی بجائے صلی اللہ علیہ وسلم ہی تحریر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی مقرر بیان کرتا ہے۔ دوران بیان پیارے آقا ﷺ کا نام نامی اسم گرامی کے ساتھ یہی درود پڑھتے ہیں۔

لہذا یہ کہنا کہ درود ابراہیمی ہی اصل ہے۔ باقی سب نقل ہیں۔ یہ سب کم علمی کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ پھر ذہن میں سوال پیدا ہوگا کہ کون سا درود پاک پڑھا جائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس درود کا حکم اللہ عزوجل نے ایمان والوں کو قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔ وہی پڑھا جائے۔ اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

(الاحزاب ۵۶ پارہ ۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والوان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اللہ عزوجل نے درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا تو جس درود میں درود و سلام آجائے بغیر کسی شک وشبہ سے پڑھنا چاہیے۔ جس طرح۔

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللهِ

اسی طرح اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

یہاں درود بھی ہے اور سلام بھی حدیث مبارکہ میں ہے کہ جو درود پڑھے گا اسے دس نیکیاں ملیں گی اور جو سلام پڑھے گا اسے دس نیکیاں سلام کی بھی ملیں گی۔ لہٰذا کوئی بھی درود ہو کسی بھی صیغے کے ساتھ پڑھا جائے اس میں درود اور سلام ہو تو پڑھنا بالکل درست ہوگا۔ چاہے اس کے الفاظ حدیث شریف میں لکھے گئے ہیں یا نہیں۔ بلکہ درود ابراہیمی میں درود کا لفظ ہے سلام کا نہیں۔ ذرا غور سے پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج محمد پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل کر محمد اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

پھر یہ بھی سوال پیدا ہوگا کہ اس میں سلام نہیں تو نماز میں کیوں شامل کر دیا گیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ نماز میں افضل ہے۔ اسلئے کہ التحیات میں ہم پہلے سلام کہتے ہیں۔ جیسے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور درود بعد میں تو دونوں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے جب نماز جنازہ میں پڑھتے ہیں تو اس میں تھوڑی سی تبدیلی کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج اوپر محمد اور آل محمد کے جس طرح تو نے درود اور سلامتی اور برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائیں ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر بے شک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

کیونکہ نماز جنازہ میں التحیات نہیں پڑھی جاتی۔اس لئے یہاں درودوسلام اکٹھا پڑھا جاتا ہے۔علمائے کرام فرماتے ہیں اگر کوئی اپنی مادری زبان میں بھی درودوسلام بھیجتا ہے تواس کا بھی ثواب ہے۔جیسے

ہزاراں درود ہزاراں سلام　　　　بروح محمد علیہ السلام

یا نبی سلام علیک یارسول سلام علیک　　　　یا حبیب سلام علیک صلوٰۃ اللہ علیک

اگر کوئی پھر بھی نہ مانے تو عرض ہے کہ انگریز کہتا ہے Muhammad (Peace be upon him) یہ الفاظ تو حدیث میں نہیں ملیں گے حالانکہ پڑھنے والے کو اجر ملے گا۔

بے شک حدیث مبارک میں درود ابراہیمی کی فضیلت موجود ہے کہ سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کا حکم ہوا کہ درودوسلام پڑھو تو ہم کس طرح پڑھیں۔تو سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ نے فرمایا درود ابراہیمی پڑھو گے تو درود پڑھا جائے گا اور السلام علیک ایھا النبی کہو گے تو سلام بھی ہو جائے گا۔لیکن جب نماز کے باہر درودوسلام کو اکٹھا کرنا چاہیں تو کس طرح ہوگا؟ تو انہیں سے معلوم ہوا کہ جس میں درودوسلام موجود ہو۔چاہے اس کے الفاظ حدیث میں آئے ہوں یا نہ آئے ہوں۔پڑھنا جائز ہے۔اور باعث نجات بھی ہے۔

قرآن مجید میں 114 سورتیں ہیں جو فضیلت سورۃ اخلاص کو یا سورۃ یٰسین کو یا آیت الکرسی کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس کے علاوہ دوسری آیتیں تلاوت کریں ہی نہ۔بلکہ ہر گل وارنگ و بو دیگر است۔تمام سورتیں کلام الٰہی ہیں۔اور یہ پھولوں کی طرح ہیں۔ اور ہر پھول کی خوشبو جدا جدا ہے۔بالکل اسی طرح ہر درود پاک اپنی جگہ مسلم ہے۔اور اپنے اپنے مقام پر فضیلت کا حامل ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

مندرجہ بالا درود پاک کے بارے میں یہ مشہور کیا گیا کہ یہ خودساختہ ہے کچھ افراد کہتے ہیں کہ یہ فیصل آبادی درود پاک ہے۔ مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ایجاد کیا تھا۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ بغیر تحقیق کئے ایسی بات کرنا الزام تراشی کرنا ایک مسلمان کو زیب نہیں دیتا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہنے کا ثبوت

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ فَخَرَجْنَا فِیْ بَعْضِ نَوَاحِیْھَا فَمَا اسْتَقْبَلَہٗ جَبَلٌ وَشَجَرٌ اِلَّا وَھُوَ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۴۰، مصابیح السنۃ جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۱۷، سنن دارمی جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۰ جامع ترمذی جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۰۲، المستدرک جلد نمبر ۲ صفحہ ۶۲۰، سیرت حلبیہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۳۶۱)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی پاک ﷺ کے ساتھ مکہ کے گردونواح سے نکلا تو درخت اور پہاڑ آپ کا استقبال کرتے اور کہتے السلام علیک یارسول اللہ (مولوی وحید الزمان غیر مقلد نے بھی اپنی کتاب ھدیۃ المھدی کے اندر الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو جائز قرار دیا ہے۔ صفحہ ۲۴)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نے کہا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کے جواز میں کوئی شک نہیں۔ (شمائل امدادیہ صفحہ ۵۲)

اس سلسلے میں عرض ہے کہ تمام مکاتب فکر کی حج اور عمرہ کے سلسلے میں تحریر کردہ کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت کون سا درود پاک پڑھنا افضل ہے۔ ان شاء اللہ عزوجل مندرجہ بالا درود پاک ہی تحریر شدہ ملے گا۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ وہاں پڑھنا جائز ہے یہاں پڑھنا جائز نہیں۔ منع کرنے والے کو دلیل پیش کرنی چاہیے۔ اس کو جاننے کے لئے میری کتاب شرک کیا اور بدعت کی حقیقت۔ کا مطالعہ کریں۔ انشاء اللہ عزوجل بہت فائدہ ہوگا۔

چند درود پاک بمع فضائل کے تحریر کئے جا رہے ہیں۔ تا کہ پتہ چل جائے دیگر درود وسلام کے فضائل بھی موجود ہیں۔

درود برائے مغفرت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

فضیلت: تاجدار عرب وعجم ﷺ نے فرمایا! جو شخص یہ درود پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

دیدار مصطفیٰ ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ ۟ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

فضیلت: بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک دفعہ پڑھے گا۔ موت کے وقت سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت کریگا۔ یہاں تک کہ وہ دیکھے گا سرکار مدینہ ﷺ اسے قبر میں اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے اتار رہے ہیں۔

ہزار دن تک نیکیاں

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

فضیلت: مزرع الحسنات میں ہے کہ جو شخص یہ درود پاک ایک مرتبہ پڑھتا ہے تو ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔

چھ لاکھ درود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلٰوةً

دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ (دلائل الخیرات صفحہ ۱۰۱)

شیخ الدلائل سید علی بن یوسف مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کی ہے۔ کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف کا ثواب حاصل ہوگا۔ ایک روایت یہ بھی ہے جو اس درود شریف کو ہر روز ہزار بار پڑھے گا۔ وہ دونوں جہاں میں سعادت مند ہوگا۔ اس درود کو صلوٰۃ السعادت بھی کہتے ہیں۔

ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا (سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا) مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ) مَاھُوَ اَھْلُہٗ

فضیلت: یہ درود شریف پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔ (طبرانی)

خزینہ فضائل و برکات

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

فضیلت: یہ درود شریف ہر نماز کے بعد خصوصاً بعد نماز جمعہ مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے ۱۰۰ بار پڑھنے سے بے شمار فضائل و برکات حاصل ہوتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! آپ کہیں گے کہ درود و سلام کے بارے میں ہمیں علم ہو گیا۔ کہ درود ابراہیمی کے علاوہ دوسرے درود بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ہمیں آپ یہ بتلائیں کہ درود تاج کہاں سے آ گیا؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟

تو اس سلسلے میں آپ سے گزارش کروں گا۔ کہ اگر کوئی بندہ آپ کے پیر صاحب کا نام پوچھے تو آپ یہ نہیں بتائیں گے کہ میرے پیر کا نام غلام محمد ہے۔ بلکہ کوشش کریں گے کہ اپنے پیر صاحب کا نام بتانے سے پہلے کچھ القاب لگائیں۔ کہ میرے پیر و مرشد حضرت علامہ مولانا پیر طریقت، رہبر شریعت، واقف رموز حقیقت اس قسم کے القاب استعمال

کرنے کے بعد آپ ان کا نام بتلائیں گے۔اسی طرح اگر کوئی آپ کے استاد صاحب کا نام پوچھے تو آپ کوشش کریں گے کہ استاد صاحب کا نام بتلانے سے پہلے کچھ القاب لگائیں۔کہ میرے استاد گرامی،حضرت علامہ مولینا حافظ قاری شیخ الحدیث شیخ القرآن مفتی عالم باعمل وغیرہ وغیرہ القاب استعمال کریں گے۔پھر کہیں جاکر ان کا نام بتلائیں گے۔

بلکہ کبھی موقع ملے تو اشتہار پر تحریر کردہ ناموں کا مطالعہ کریں۔ایک مقرر کا نام لکھنے سے پہلے کتنے القاب اسعمال کیئے جاتے ہیں۔حضرت علامہ مولینا خطیب پاکستان،واعظ خوش بیان شمس العلماء پھر جاکر کہیں اس مقرر کا نام لکھا جاتا ہے۔ایسا کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں اس کی قدر و منزلت پیدا ہو جائے کہ جس کو جو اتنے القاب حاصل ہیں اس کا بیان کیسا ہوگا؟اس کا مقام کتنا بلند ہوگا؟اس کا دیدار کتنی فضیلت کا حامل ہوگا؟

ایسے ہی سمجھئے کسی عاشق مصطفے ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ جس نبی علیہ السلام کا تو نے کلمہ پڑھا ہے اور نام سنتے ہی تیرے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔اور تو دل و جان سے نثار ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔اس نبی علیہ السلام کا نام ہمیں بھی بتلادے۔دیوانہ نام بتلانے سے پہلے کچھ القاب استعمال کر رہا ہے۔تاکہ نام سننے سے پہلے میرے آقا ﷺ کی عظمت اس کے دل میں پیدا ہو جائے کہ جس ہستی کا میں نے کلمہ پڑھا ہے۔وہ کوئی عام انسان نہیں۔بلکہ وہ ایسے کمالات کا حامل ہے جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا گیا ہے۔

عاشق مصطفے ﷺ کا نام بتلانے لگا ہے۔جس کا میں نے کلمہ پڑھا ہے اس کا نام صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ ، وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ پوچھنے والا پوچھتا ہے بھائی نام بتلاؤ۔ کہتا ہے نام بتلاؤں۔دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ بھائی نام کیا ہے کہتا ہے اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَشْفُوْعٌ مَنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ میرے محبوب کا نام ہے سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ،آپ کا جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی

كَهْفِ الْوَرٰى . مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ،جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ میرے محبوب کا وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وِسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ میرے آقا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ، خَاتَمَ النَّبِيِّنَ ،شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ،اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ ،رَحْمَةِ الِلْعَالَمِيْنَ، رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ ،مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ، شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ ،سَرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحُ الْمُقَرَّبِيْنَ، مُحِبُّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ ،وَالْمُسَاكِيْنَ، میرے آقا تو سَيِّدِالثَّقْلَيْنِ ، نَبِي الْحَرَمَيْنِ، اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ، وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ، صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ، مَحْبُوْبِ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ ، وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ،سائل کہتا ہے بھئی نام بتلاؤ۔ وہ کہتا ہے کہ نام بتلاؤں جَدِّالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقْلَيْنِ ،اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِابْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِاللّٰهِ .

اس عاشق رسول نے جو نام بتلایا ہم اس کو درود تاج کہتے ہیں۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو کسی نے روک دیا ہوگا ورنہ نہ جانے کیا کیا القاب لگاتا جاتا۔ اور اہل محبت کی پہچان ہے کہ جب ان کے سامنے ان کے محبوب کی تعریف کی جائے تو ان کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ اور خوشی سے جھوم جاتے ہیں۔

اور کہتے ہیں تعریف کرنے والے نے اپنے علم کے مطابق تعریف کی جب کہ میرے آقا ﷺ اس سے بھی اعلیٰ ہیں۔

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی	سب سے بالا واعلیٰ ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل	اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیاء تاجدار	تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
جن کی دو بوند ہیں کوثر سلسبیل	ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے۔ دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرعرش تخت نشیں ہوئے۔

یہ نبی ہیں جن کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کے مکاں نہیں
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

اور جن کے دل میں محبت نہیں تعریف سن کر ان کے چہرے اتر جاتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ ذکر بند ہو جائے۔ یا خود ہی اٹھ کر چلے جائیں۔

اور یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ ہم اپنے پیرومرشد یا اپنے استاد کے نام کے ساتھ جو القاب لگاتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ ان میں نہ پائے جاتے ہوں۔ ہم عقیدت واحترام سے لگا دیتے ہیں۔ مثلاً ہم لکھ دیتے ہیں کہ شمس العلماء یعنی جس طرح سورج سے سب روشنی حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح علماء ان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ ایسے نہ ہوں۔ اسی طرح واعظ خوش بیان یا شعلہ بیان حالانکہ وہ شعلہ بیاں نہیں۔ مگر عقیدت سے لکھ دیا جاتا ہے

لیکن وہ لقب لقب ہی نہیں جو میرے آقا ﷺ میں نہ پایا جاتا ہو۔ اور حضرت علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصیدہ بردہ شریف میں لکھتے ہیں۔ جس کو کئی پڑھنے والے ولی اللہ بن گئے۔ اور سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ نے خواب میں خود یہ نعت علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے سنی۔ اور خوش ہو کر ان کے جسم پر اپنا دست اقدس پھیرا جس سے ان کی بیماری دور ہو گئی۔ اور انعام کے طور پر چادر بھی عنایت فرمائی۔ تو جب بیدار ہوئے تو بیماری غائب ہو چکی تھی۔ اور چادر موجود تھی۔

اس میں تحریر فرماتے ہیں کہ تجھے جو بھی لقب اچھا نظر آئے یا ملے تو اس میں دو باتوں کا خیال رکھنا کہ ایک تو سرکار ﷺ کو اللہ مت کہنا۔ اور دوسرا ان کو اللہ عزوجل کا بیٹا نہ کہنا۔ اس کے علاوہ تجھے جو بھی اچھائی نظر آئے۔ خود میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

نسبت کرو۔ کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو جو کمالات فرداً فرداً دیئے گئے ہیں۔ وہ تمام کے تمام بلکہ ان سے بھی زیادہ کمالات اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆
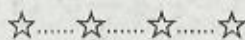
1- جب میری امت میں بے حیائی سرعام ہوگی تو اللہ عزوجل ان کو ایسی بیماریوں میں مبتلاء فرمائے گا جس کے نام اور تذکرے پہلے لوگوں نے نہ سنے ہوں گے۔

2- جب میرے امتی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور نظام حکومت اپنالیں گے تو ان کے ملک میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

3- جب میرے امتی ناپ تول میں کمی کریں گے تو ان پر قحط مسلط کر دیا جائے گا۔

4- جب میرے امتی زکوٰۃ دینا بند کر دیں گے۔ تو اللہ عزوجل ان پر باران رحمت نازل فرمانا بند کر دے گا۔ اگر اللہ عزوجل کے پیش نظر چوپائے بہائم نہ ہوتے تو ایک قطرہ بھی ان پر نہ برساتا۔ جو مال میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔

5- جب میرے امتی وعدہ خلافی شروع کر دیں گے تو غیر مسلم حکمران ان پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ پر غور وفکر کریں۔ اور اپنی اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کریں اپنی اصلاح کے لئے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات پر عمل کریں۔ اور ساری دنیا کی اصلاح کی کوشش کے لئے مدنی قافلوں میں سفر کریں۔

ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

فضائل درود شریف:

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں۔ سلام کرتے ہیں۔ مصافحہ کرتے ہیں۔ اور مجھ پر درود پاک پڑھتے ہیں۔ تو دونوں کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن کوئی اس سے یہ نہ سمجھے کہ نماز کی ضرورت نہیں۔ روزے کی ضرورت نہیں۔ بس سلام کرے تو سارے گناہ معاف۔ ہرگز ایسا نہیں بلکہ اس سے مراد صغیرہ گناہ ہیں کبیرہ گناہوں کی معافی کا طریقہ جدا ہے۔

(نزہۃ الناظرین صفحہ ۳۱۔ سعادۃ الدارین صفحہ ۱۲۷۔ الترغیب والترہیب صفحہ ۵۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صلی اللّٰہ علی محمد ﷺ

میلاد کی حقیقت:

میلاد سے مراد ولادت کا بیان ہے لہٰذا ایسی محفل جس میں سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی ولادت آپ کے معجزات کمالات کا بیان ہو اس محفل کو میلاد مصطفیٰ ﷺ کا نام دیا جاتا ہے۔

نام کی حکمت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چند معجزات عطا فرمائے جن کا ذکر قرآن مجید

قرآن حمید میں موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ بُیُوْتِکُمْ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ (آل عمران:۴۹ پارہ نمبر۳)

ترجمہ کنزالایمان: میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھوں اور سفید داغ والوں کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں کہ جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو۔ بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو چند معجزات عطا کیے گئے۔ جب آپ نے مٹی سے پرندہ بنایا اس میں پھونک ماری تو وہ سچ مچ کا پرندہ بن گیا۔ اللہ عزوجل کے حکم سے۔ اس کے علاوہ مادرزاد اندھے اور کوڑھ کے مرض میں مبتلا افراد کو ہاتھ پھیرا وہ بھی تندرست ہو گئے۔ اس کے علاوہ مردے سے کہا زندہ ہو جا تو وہ بھی اللہ عزوجل کے حکم سے زندہ ہو گیا۔ پھر غیب کی خبریں بتانے لگے۔ فرماتے تم جو کچھ کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں چھوڑ کر آؤ میں یہیں بیٹھے تمہیں سب کچھ بتلا سکتا ہوں۔

جب لوگوں نے چند معجزات دیکھے تو کسی نے انہیں خدا کہہ دیا تو کسی نے انہیں خدا کا بیٹا کہہ دیا۔ اس طرح وہ لوگ گمراہ ہو گئے۔ اللہ عزوجل کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے ہمارے اکابرین پر جنہوں نے ہمیں گمراہ ہونے سے بچا لیا۔ کہ انہوں نے سوچا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے چند معجزات دیکھ کر لوگوں نے ان کو خدا عزوجل اور کسی نے ان کو خدا عزوجل کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ تو جو ان کے بھی امام ہیں۔ یعنی امام الانبیاء حبیب کبریا محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو کہ سراپا معجزہ ہیں۔ یعنی سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلوؤں تک سراپا معجزہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو مردوں

کو زندہ کرتے تھے اور یہ ایسے محبوب ﷺ ہیں کہ اشارہ کریں تو پتھروں میں بھی حیات پیدا ہو جائے۔ وہ بھی بولنا شروع کر دیں۔ آپ ﷺ کا حکم ہو تو درخت بھی دوڑ کر آجائیں۔ بلکہ آپ ﷺ کے عشق میں کھجور کا تنا رو رہا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پتھر سے پانی نکال کر دکھایا۔ اور یہ ایسے بے مثل رسول ہیں کہ اپنی انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کر کے دکھائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ہاتھ پھیر کر بیماروں کو شفاء یاب کر دیتے تھے۔ سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کے قدمین شریفین سے خاک مس ہو جائے تو وہ خاک شفاء بن جاتی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا دیدار کرنے سے عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ جبکہ سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کا نام سن کر ہی لوگ اپنی گردنیں کٹا دیتے ہیں۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پر مردان عرب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو کھا کر آؤ یا گھر چھوڑ کر آؤ وہ بتلاتے ہیں اور سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ اولین و آخرین کی خبریں دیتے ہیں۔ ان کے حکم سے سورج و چاند حرکت میں آجاتے ہیں۔

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

آپ ﷺ کے اشارے سے بادل پھٹ جائیں اشارہ فرمائیں تو بارش برسنا شروع ہو جائے۔ اشارہ کریں تو چشمے جاری ہو جائیں۔ یعنی ان گنت معجزات عطا فرمائے۔

ان معجزات کو دیکھ کر لوگ کہیں گمراہ نہ ہو جائیں۔ ان کو بھی خدا عزوجل یا خدا عزوجل کا بیٹا نہ کہنا شروع کر دیں۔ انھوں نے پہلے سے ہی اس کا اہتمام کر دیا کہ اس محفل کا نام ہی محفل میلاد رکھ دیا۔ تاکہ اس باکمال ہستی کا ذکر سن کر یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ ہستی پیدا بھی ہوئی ہے۔ ان کے والد کا نام عبداللہ ﷺ اور ان کی والدہ کا نام آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتے کیونکہ اللہ عزوجل کی شان ہے۔

ولادت کا وقت آیا تو ان کی والدہ پر کیا گزری۔ پھر جب ولادت ہوئی تو ان پر غلاظت کا خول چڑھا ہوا تھا۔ کوئی ان کو دیکھنے کیلئے تیار نہیں تھا۔ پھر دائی نے اس کو غسل دیا۔ غلاظت کا خول اتارا۔ سرمہ لگایا۔ پاؤڈر لگایا۔ پھر کہیں جا کر ان کا چہرہ دکھانے کے قابل ہوا۔ بلکہ اگر میں آپ سے کہوں کہ آپ اپنا میلاد بیان کریں تو کوئی بھی اپنا میلاد بیان کرنا پسند نہیں کرے گا بلکہ میں بھی اپنا میلاد بیان کرنا پسند نہیں کروں گا اسی طرح بڑے بڑے جاگیر داروں سرمایہ داروں کا میلاد بیان نہیں کیا جاتا تو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کا میلاد ہم کیوں بیان کرتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو ہر عیب اور نقص سے پاک بنایا ہے۔

سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے صحابی حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ سرکار ﷺ کے ثنا خواں ہیں۔ جن کے لئے سرکار ﷺ نے منبر شریف بچھوایا۔ اور حکم ارشاد فرمایا اے حسان رضی اللہ عنہ اس منبر پر بیٹھ کر ہماری نعت پڑھو۔ تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جو نعت پڑھی۔ اس کے اشعار آج بھی کتب احادیث کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ

ترجمہ آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔ آپ جیسا حسین وجمیل کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَاتَشَاءُ

(دیوان حسان بن ثابت)

ترجمہ: اللہ عزوجل نے آپ کو ہر عیب سے پاک بنایا ہے گویا جیسا آپ نے چاہا ویسا ہی رب تعالیٰ نے بنا دیا۔

اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں (حدائق بخشش)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ عرض کر رہے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔ دیکھے بھی بھلا کس طرح جبکہ ایسا حسین کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر عیب اور ہر نقص سے پاک بنایا ہے۔ اللہ عزوجل نے ہر شئی اپنی مرضی سے بنائی۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ (ال عمران:۷، پارہ ۳)

ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسی چاہے لیکن یوں لگتا ہے کہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق بنایا ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نعت پڑھ رہے ہیں۔ اور سرکار ﷺ ان کیلئے دعا کر رہے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ میرے حسان کی جبریل امین علیہ السلام کے ذریعے مدد فرما۔

پیارے اسلامی بھائیو! اگر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ غلط بات کہہ رہے ہوتے تو سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ منع فرمادیتے لیکن نبی اکرم نور مجسم ﷺ نے منع نہ فرمایا بلکہ ان کیلئے دعائیں فرمائیں۔

میلاد پاک منانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ پہلو جو میرے اور آپ میں نقص والے ہیں میرے آقا ﷺ کے اندر وہی پہلو دیکھیں تو عظمتیں نظر آتیں ہیں۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل نے ان کو ہر عیب سے پاک بنایا ہے۔

ولادت کے موقع پر انوار و تجلیات

عموماً عورتیں جب امید سے ہوتی ہیں۔ تو ان کو ڈراؤنے خواب نظر آتے ہیں۔ جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب میں امید سے ہوئی تو مجھے خواب آئے مگر ڈراؤنے نہیں۔ بلکہ میرے خواب میں کبھی حضرت آدم علیہ السلام کبھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کبھی حضرت نوح علیہ السلام کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو کبھی حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت بی بی آسیہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا تو کبھی بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لا رہی ہیں۔اور جو بھی آتا ہے۔ خوشخبری ہی سنا رہا ہے۔ کہ اے آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تجھے مبارک ہو تیرے گھر امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لا رہے ہیں۔ (مولد العروس صفحہ ۳۱)

پتھر موم ہو جاتے ہیں

ولادت سے قبل عورتوں کے لئے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔ لیکن آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔ کہ میرے لئے چلنا پھرنا دشوار نہیں ہوا بلکہ میرے اندر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا نور منتقل ہوا مجھ سے کرامتوں کا ظہور ہونا شروع ہو گیا۔ فرماتی ہیں جب میں چلتی تو میرے پاؤں کے نیچے اگر پتھر بھی آجاتا تو وہ بھی موم ہو جاتا۔

کنویں کا پانی خود کناروں پر

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں اپنی سہیلیوں کے ہمراہ کنویں سے پانی بھرنے جاتی۔ میری سہیلیاں رسی اور ڈول کی مدد سے کنویں سے پانی نکالتیں۔ لیکن جب میری باری آتی تو پانی خود ہی کناروں پر آجاتا۔

اجالا ہی اجالا ہو گیا دیکھو

جب ولادت کا وقت آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ گھر میں ہر سو اندھیرا تھا۔ اتفاقاً دیئے میں جلانے کے لئے تیل بھی موجود نہیں تھا۔ علماء کرام نے اس میں حکمت یہ بیان فرمائی کہ اگر ایسے گھر میں ولادت ہوتی جس میں پہلے سے ہی روشنائیاں ہوتیں تو سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کا پتہ چلنا مشکل ہو جاتا۔ پھر منکرین نے کہنا تھا کہ یہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا کمال نہیں بلکہ وہاں تو پہلے سے ہی روشنی موجود تھی۔ اللہ عزوجل نے بھیجا ہی اس گھر میں جہاں جلانے کے لئے تیل بھی موجود نہیں تھا۔ جیسے ہی آپ ﷺ جلوہ گر ہوئے آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں۔

خَرَجَ مِنِّیْ نُوْر ترجمہ: مجھ سے نور نکلا

ایسا نور نکلا جس سے مشرق و مغرب چمک اٹھے۔ روشن ہو گئے۔ اس روشنی میں میں نے شام کے محلات دیکھ لئے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی روشنی میں والدہ ماجدہ نے شام کے محلات دیکھ لئے اس نور والے کی اپنی بصارت کا عالم کیا ہوگا۔ جسم اطہر پر کوئی غلاظت نہ تھی۔ ناف بریدہ پیدا ہوئے۔ آنکھوں میں قدرتی سرمے کی دھاری تھی۔ حسن و جمال کے پیکر نے کائنات میں جلوہ گر ہوتے ہی سجدہ کیا۔

رب ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور اپنی امت کو یاد کیا۔ اس میں نبوت کا اظہار بھی ہو گیا۔ کہ امت ہوتی ہی نبی علیہ السلام کی ہے۔ اور دوسرا امت سے محبت کا اظہار بھی فرما دیا۔

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی

حضرت عبدالمطلب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان خانہ کعبہ کا طواف کرنے میں مشغول تھے۔ اتنے میں دیکھا کہ کعبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی طرف جھکتا ہی چلا جا رہا ہے۔ حیران ہو گئے جلدی سے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک فرشتہ انسانی صورت میں ملا اس نے آپ کو پوتے کی ولادت کی خوشخبری سنائی۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرما دیا کہ اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا۔

اللہ عزوجل نے بھی خوشی منائی

عرب میں یہ دستور تھا کہ بچے کی ولادت پر خوشی منائی جاتی تھی۔ جب کہ بچی کی ولادت پر صف ماتم بچھتی تھی۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ

كَظِيْمٌ ۝ (النحل:۵۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی۔تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا اور وہ غصہ کھاتا ہے۔

اللہ عزوجل کو یہ پسند نہ ہوا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہو اور گھروں میں صف ماتم بچھے اللہ عزوجل نے اس رات جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔ سب کو بیٹے عطا فرمائے۔ہم خوشی کے موقع پر لڈو تقسیم کرتے ہیں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں بیٹے تقسیم فرمائے۔

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے

ولادت کے وقت ابولہب کی لونڈی ثویبہ موجود تھی۔اس نے بھی خدمت اقدس میں حاضری کا شرف پایا۔اللہ عزوجل نے ان کی آزادی کا اہتمام کردیا۔جب ابولہب کو ان کی لونڈی نے بھتیجے کی ولادت کی خوشخبری سنائی۔اس نے خوش ہو کر اس کو آزاد کردیا۔(سیرت رسول عربی، مشکوٰۃ المصابیح بخاری شریف جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر ۷۹۴)

حضرت دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا کی قسمت جاگ اٹھی۔اس کے حصے میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے کی سعادت آئی جب کہ آپ بڑی کمزور تھیں۔صرف ایک پستان سے دودھ آتا تھا سواری بھی بڑی کمزور اور گھر کی حالت بھی بڑی پتلی تھی۔یہاں تک کہ کئی کئی دن چراغ نہیں جلایا جاتا تھا۔

دائی حلیمہ کے بھاگ جاگے

علمائے کرام نے اس میں حکمت یہ ارشاد فرمائی ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا پتہ ہی اس طرح چلتا تھا۔کہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ دیکھا اس قدر نورانی تھا کہ میں نے آج تک ایسا حسین بچہ نہ دیکھا تھا۔گود میں اٹھا کر جب گاؤں کی طرف چلنے لگی تو سوچا کہ پہلے کعبہ کا طواف کرلوں۔جب حجر اسود کا بوسہ لینے لگی۔تو حجر اسود پر جھکنے سے پہلے حجر اسود میرے منہ کے

قریب آ گیا۔ پھر جب میں سواری پر سوار ہوئی تو وہ اس قدر تندرست و توانا ہوگئی کہ جو دائیاں پہلے سے روانہ ہو چکیں تھیں۔ میری سواری ان سے بھی آگے گزرنے لگی تو انہوں نے پوچھا اے حلیمہ رضی اللہ عنہا! کیا تو نے سواری تبدیل کر لی ہے فرمانے لگی سواری نہیں بلکہ سوار تبدیل ہوا ہے۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ جہاں جہاں بھی میری سواری گزری وہ جگہ سرسبز و شاداب ہوتی چلی جاتی۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا ساتھ ہی منشئ رحمت کا قلمدان گیا۔
جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے سہارا ان کا ملا دن میرے گزرتے گئے

گھر کی حالت ہی بدل دی

حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی حالت کمزور تھی۔ بکریاں ہیں تو دودھ نہیں دیتی تھیں۔ درخت تھے تو وہ بھی خشک ہو چکے تھے۔ فرماتی ہیں کہ جب سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہوئی۔ ان کے قدموں کا دھوون درختوں کو ڈالا وہ نہ صرف ہرے بھرے ہوگئے بلکہ پھل بھی دینا شروع کر دیا۔ بکریاں خود ہی گھر سے نکل جاتیں رات جب واپس آتیں تو ان کے تھن دودھ سے بھرے ہوتے۔ جب میں دودھ نکالتی تو برتن ختم ہو جاتے مگر دودھ ختم نہ ہوتا۔ پڑوسنیں پوچھتیں کہ اے حلیمہ رضی اللہ عنہا! کیا وجہ ہے کہ پہلے تیرے گھر میں کئی کئی دن چراغ روشن نہیں ہوتا تھا اب تو چراغ بجھاتی ہی نہیں۔ اتنا مال کہاں سے لے آئی ہے؟ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا جب سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ میں نے کبھی چراغ جلایا ہی نہیں۔

وہ دیکھو نور برساتا عرب کا تاجدار آیا
ملی راحت یتیموں کو غریبوں کو قرار آیا

سرکار ﷺ کا کھلونا

کوئی بڑے سے بڑا نامی گرامی بندہ ہو۔ اس کے حالات زندگی میں بچپن کے کھلونوں کا ذکر نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ یہ بھی تاریک پہلو ہے۔ نقص والا پہلو ہے۔ اس لئے کہ کوئی کھلونوں سے کھیلتا تھا۔ تو کوئی ایسی چیزوں سے جن کو ہم اچھا نہیں سمجھتے۔ لہٰذا یہ پہلو بھی

بیان نہیں کیا جاتا۔ لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے اس پہلو میں بھی عظمتیں نظر آرہی ہیں۔ چنانچہ

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رات کے وقت چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی آسمان پر نظر پڑی۔ چاند بڑی آب وتاب سے چمک رہا تھا۔ اور ستارے جگمگا رہے تھے۔ میں غور سے دیکھنے لگی اچانک میں نے دیکھا کہ چاند کبھی دائیں جھک جاتا ہے اور کبھی بائیں جانب۔ میں پریشان ہوگئی۔ اور فوراً سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کیلئے اٹھی۔ کیا دیکھتی ہوں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جھولے میں جلوہ افروز ہیں اور انگلی کو جس طرف حرکت دیتے ہیں چاند ادھر ہی جھک جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن اس واقعہ کو اشعار میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
کھیلتے تھے چاند سے آقا ہمارے اس لئے
کہ یہ سراپا نور تھے وہ تھا کھلونا نور کا
(حدائق بخشش)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سراپا نور ہیں ان کا کھلونا بھی نورانی ہے۔

عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں

کوئی کتنے ہی بڑے عہدے پر فائز کیوں نہ ہو یہ نقص اس کے اندر ضرور موجود ہوگا جب کبھی گرمی میں بیٹھے گا اس کے بدن سے پسینہ نکلے گا۔ اور پھر بدبو آنی شروع ہو جائے گی۔ یہ ہمارے اندر بھی نقص ہے۔ لیکن یہی پہلو سرکار ﷺ میں دیکھیں تو عظمتیں نظر آتی ہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جب گرمی میں تشریف فرما ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے پسینہ کثرت کے ساتھ نکلا کرتا تھا لیکن بدبو نہیں **خوشبو** آیا کرتی تھی

عطر جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جیسی خوشبو نبی کے پسینے میں ہے

ایک دفعہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بچی کی شادی کرنی ہے۔ مگر خوشبو کے لئے پیسے نہیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کل دوپہر کھلے منہ والی شیشی لے کر آجانا۔ جب وہ حاضر ہوئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بازو مبارک سے پسینہ مبارک اتار کر شیشی میں ڈال دیا۔ اور ارشاد فرمایا جاؤ دلہن کو لگا دو۔ جب دلہن کو لگایا تو اس میں سے خوشبو آنے لگی۔ یہاں تک کہ اس کی اولاد ہوئی اس میں سے بھی خوشبو آنے لگی۔ ان کا سارا گھر خوشبوؤں سے مہک اٹھا۔ بلکہ ان کا گھر ہی خوشبو والا گھر مشہور ہو گیا۔ (صحیح مسلم طیبہ عرفہ ﷺ مداج النبوۃ اردو جلد اول، صفحہ ۴۷، مدارج النبوۃ فارسی جلد اول صفحہ ۲۴)

لعاب دہن

جب کسی بڑے دفتر یا ہسپتال میں جائیں تو دیواروں پر اکثر اوقات لکھا ہوتا ہے۔ (Don't spit) یعنی تھوکئے نہیں۔ اس لئے کہ میں تھوکوں تو بیماری پھیلے گی آپ تھوکیں تو بیماری پھیلے گی۔ یہ بھی ہمارے اندر نقص ہے۔ لیکن جب یہی پہلو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھیں گے تو عظمتیں نظر آئیں گی۔ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن میں شفا ہی شفا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ میں شریک ہیں۔ تیر آیا آنکھ پر لگا۔ آنکھ کا اندر والا حصہ (ڈیلا) باہر آ گیا۔ ہاتھ پر رکھے سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری آنکھ درست فرما دیجئے۔ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا آنکھ چاہتے ہو کہ جنت۔ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی خیرات مل ہی جائے گی۔ ذرا آنکھ درست فرما دیجئے۔ پیارے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنکھ کا ڈیلا پکڑا اور لعاب دہن لگایا۔ اور ڈیلے کو آنکھ کی جگہ پر فٹ فرما دیا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری آنکھ ایسی اچھی ہو گئی کہ جیسے کبھی خراب ہوئی ہی نہ تھی۔

یہی لعاب دہن جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایڑی مبارک پر لگتا ہے تو سانپ کا زہر ختم ہو جاتا ہے۔ یہی لعاب دہن حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں لگتا ہے تو اس قدر توانائی آجاتی ہے۔ کہ ایک ہی ہاتھ سے خیبر کے قلعے کے دروازے کو اکھاڑ دیتے ہیں۔ یہی لعاب دہن اگر کھاری کنویں میں آئے تو اسے میٹھا بنا دیتا ہے۔ یہی لعاب دہن اگر ٹوٹے ہوئے بازو پر لگے تو اسے درست فرما دیتا ہے۔ یہاں تک کہ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے بول و براز کے بارے میں صحابہ کرام علیہم الرضوان ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تو ہم جا کر دیکھتے کچھ بھی نظر نہ آتا تھا اور کستوری سے بھی اعلیٰ خوشبو وہاں سے آیا کرتی تھی۔

تو محفل میلاد منانے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں عظمت رسول ﷺ پیدا ہو جائے۔ ہم نے جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہے۔ وہ کتنی عظمتوں کے مالک ہیں۔ جب عظمت دل میں پیدا ہوگئی تو حکم ماننا آسان ہو جائے گا۔ جس طرح ایک پولیس والا سادہ کپڑوں میں کھڑا ہو۔ کسی سے گاڑی سائیڈ پر کھڑی کرنے کے لئے کہے تو ہو سکتا ہے اس کی کوئی بات نہ مانے۔ اور جب وہی پولیس والا وردی پہن کا کھڑا ہو اشارہ کرے تو گاڑی ایک طرف کر لی جاتی ہے۔ سادہ کپڑوں میں اس کی عظمت عہدہ اختیار کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ جب وردی میں آیا تو اس کا تعلق حکومت کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اس کا عہدہ اور اختیار مدنظر ہوئے۔ تو کہا ماننا آسان ہو گیا۔ اسی طرح محفل میلاد منانے کا مقصد ہے کہ بتایا جائے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ عزوجل سے کتنا تعلق ہے۔ کہ ان کی اطاعت اللہ عزوجل کی اطاعت ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النسا:۸۰)

ترجمہ کنزالایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا ان کی رضا اللہ عزوجل کی رضا ہے۔

وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى (الضحیٰ:۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم

راضی ہو جاؤ گے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم　خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

ان کا بولنا اللہ عزوجل کا بولنا ہے

وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی اِنۡ ھُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی (النجم: ۳،۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔ وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

کلام خدا ہے کلام محمد ﷺ　اس سے سمجھ تو مقام محمد ﷺ

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار
یہ نہ تھے عالم نہ تھا گر یہ نہ ہوں عالم نہ ہو

ان کا امتی بننے کے لیے انبیاء علیہم السلام دعائیں کرتے رہے تو ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ دعا بھی نہ مانگی اللہ عزوجل نے پیدا ہی آپ ﷺ کی امت میں فرمایا

مفتی اعظم پاکستان کا قول

حضرت علامہ سید ابو البرکات شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ لوگ اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ یا اللہ عزوجل تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں اولاد دی، مال و دولت صحت و تندرستی سے نوازا۔ قبلہ سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان نعمتوں پر اللہ عزوجل کا شکریہ ادا کرنا کمال نہیں کیونکہ یہ نعمتیں تو اللہ عزوجل کفار کو بھی عطا فرماتا ہے۔ بلکہ اللہ عزوجل کا بدرجہ اولیٰ شکریہ ادا کرنا ہو تو یوں کہو کہ اے اللہ عزوجل تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا ہے۔ کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑی نعمت ہیں بلکہ تمام نعمتوں کی جان ہیں۔ جس نے اس نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کیا گویا اس نے تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کیا۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم اس قابل نہ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا دیئے جاتے۔

اگر بندہ ان پڑھ الیکشن میں کھڑا ہو جائے جب کہ اس کے مدمقابل پڑھے لکھے

ہوں اگر علاقے والے اس ان پڑھ کر ووٹ دے کر کامیاب بنا دیں تو ظاہر ہے کہ کامیاب ہونے والا دن رات ان کی خدمت کرتا رہے گا۔اس لئے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میں تو اس قابل نہ تھا جس مقام پر انہوں نے مجھے پہنچا دیا ہے۔لہٰذا میں ان کی دن رات خدمت کروں تو بھی حق ادا نہ ہوگا۔

حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم اس لائق نہ تھے کہ سرکار ﷺ کے امتی بنا دیئے جاتے۔رب تعالیٰ نے اتنا بڑا کرم فرما دیا رب تعالیٰ کا ہم کسی طرح بھی شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔لیکن کم از کم اتنا تو ہو جائے کہ ہم اس کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرنا شروع کر دیں۔اس کی نافرمانی سے بچیں۔اس کے شکر گزار بندے بن جائیں۔اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

تو آیئے آج اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کریں۔اور آئندہ اس بات کا پختہ عہد کریں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضاء نہیں ہوگی۔رمضان المبارک کے روزے رکھیں گے۔اور آقا ﷺ کی سنت پر چلیں گے۔

نسخہ کیمیاء

جو بندہ نیک بننا چاہتا ہے۔اس کو چاہیے کہ برے لوگوں کی صحبت چھوڑ کر نیک لوگوں کی صحبت اپنائے۔جیسے عارف کھڑی شریف حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

چنگے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان عطاراں
سودا بھاویں مل نہ لیئے حلے آون ہزاراں
برے بندے دی صحبت یارو جیویں دکان لوہاراں
کپڑے بھاویں کنج کنج بہیے چنگاں پین ہزاراں

اچھی صحبت کی تلاش ہو تو دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔مولینا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ 72 مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیں۔انشاءاللہ عزوجل دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

☆......☆......☆......☆

اللہ عزوجل کی سب سے بڑی نعمت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

فضائل درود شریف

ایک محدث صاحب دوران بیان فرمانے لگے جو بندہ محفل میں اونچی آواز سے درود پاک پڑھتا ہے اللہ رب العزت اس کے گناہ بخش دیتا ہے۔ تو ایک نوجوان نے اس وقت بلند آواز سے درود پاک پڑھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ کچھ عرصے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ یہی محدث صاحب اسے خواب میں دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان جنت کی سیر کر رہا ہے۔ پوچھنے لگے کہ تجھے کونسا عمل یہاں لے آیا۔ تو مسکرا کر کہنے لگا کہ آپ نے ہی ارشاد فرمایا تھا کہ جو محفل میں اونچی آواز سے درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ تو میں نے اونچی آواز سے درود پاک پڑھا۔ اللہ عزوجل نے نہ صرف میری بخشش فرما دی بلکہ جنت میں اعلیٰ مقام بھی عطا کر دیا۔ اور جنہوں نے میری طرف دیکھا دیکھی درود پاک پڑھا اللہ عزوجل نے ان کی بھی بخشش فرما دی۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! الحمد للہ بخشش اور جنت کے آپ بھی طلبگار ہیں اور میں بھی طلبگار ہوں۔ تو ذرا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے بلند آواز سے درود پاک پڑھیے۔ (القول البدیع)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

ان گنت نعمتیں

میرے میٹھے میٹھے اور پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں وہ کم ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا امتی بنایا۔ پیارے اسلامی بھائیو! ویسے تو قرآن مجید میں رب ذوالجلال نے ارشاد فرما دیا کہ

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَاتُحْصُوْهَا (پارہ نمبر ۱۳)

ترجمہ کنزالایمان: اگر تم میری نعمتوں کو گننا شروع کردو تو تم شمار نہیں کر سکتے۔

اور حقیقت میں دیکھا بھی جائے تو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں ہمارے لئے پیدا فرمائی ہیں۔ دور نہ جائیں ہم اپنے جسم کی طرف ہی دیکھ لیں یہ آنکھ کتنی بڑی نعمت ہے۔ کان کتنی بڑی نعمت ہیں۔ زبان کتنی بڑی نعمت ہے۔ اور یہ علیحدہ بات ہے کہ ہم اس کی قدر نہیں کرتے۔ کیونکہ کان کی قدر پوچھنی ہو تو بہرے سے پوچھو۔ پاؤں کی قدر پوچھنی ہو تو اس بے چارے سے پوچھو جس کی ٹانگیں نہیں ہیں۔ تو اللہ عزوجل نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ بلکہ ایک بندے کے بارے میں آتا ہے کہ وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناشکری کے کلمات اپنی زبان سے نکال رہا تھا۔ کسی نے کہا بھائی اللہ تعالیٰ کا شکر ہر حال میں ادا کرو۔ اس نے کہا شکر کس چیز کا کروں؟ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے کچھ دیا ہو تو شکر ادا کروں۔ وہ نیک بندہ پوچھنے لگا کیا اللہ تبارک وتعالیٰ کا دیا ہوا تیرے پاس کچھ نہیں۔ کہنے لگا نہیں۔ نیک بندے نے کہا پھر ایسا کرو دو لاکھ روپیہ لے لو اور اپنی دونوں آنکھیں مجھے دے دو۔ چار لاکھ روپیہ لے لو اور اپنی دونوں ٹانگیں کاٹ کر مجھے دیدو۔ وہ کہنے لگا جی مجھے یہ سودا قبول نہیں۔ نیک بندہ فرمانے لگا بے وقوف! تو تو کہتا تھا کہ میرے پاس رب تعالیٰ کی دی ہوئی ایک پائی کی چیز نہیں ہے۔ اور تیرے پاس تو لاکھوں کی اشیاء موجود ہیں۔ پھر بھی تو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کچھ نہیں دیا۔

حقیقی معنوں میں دیکھا جائے تو پیارے اسلامی بھائیو! یہ تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں۔ اور میں اگر یہ کہہ دوں تو بے جا نہ ہوگا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی کئی نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کو ہم نعمت سمجھتے ہی نہیں۔ اور ہیں وہ بہت بڑی نعمت۔ جیسے ایک بندہ پریشان تھا۔ سرد آہ بھر کر کہنے لگا میری زندگی بے مزہ ہوگئی ہے۔ کسی نے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا میں بیمار ہوں اپنے علاج معالجے کے لئے میں نے لاکھوں روپے خرچ کئے باہر کے

ملکوں سے بھی ہو کر آیا ہوں۔ مگر آرام نہیں آیا۔ وہ پوچھنے لگا تجھے کونسی بیماری ہے؟ اس نے بتایا کہ میرے منہ میں تھوک نہیں بنتا۔ دوسرا کہنے لگا نہیں بنتا تو نہ بنے پریشان ہونے کی کیا بات ہے۔ وہ کہنے لگا۔ بے وقوف تجھے اس کی قدر اس لئے نہیں کہ تیرے منہ میں بنتا ہے۔ مجھ سے اس کی قدر پوچھ کر دیکھو تم تھوک کو فضول سمجھتے ہو۔ حالانکہ یہ تھوک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس کے اندر تیزابیت ہوتی ہے۔ جب بندہ کھانا کھاتا ہے۔ تو یہ کھانے میں شامل ہو کر پیٹ میں جا کر کھانا ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ میرے تھوک نہیں بنتا ہے جیسا کھانا کھاتا ہوں ویسا ہی نکل جاتا ہے۔ ہضم ہوتا ہی نہیں۔ ایمانداری سے بتاؤ کبھی ہم نے تھوک کو بھی نعمت سمجھا ہے۔

میرے پاس ایک مستری کام کرتا تھا۔ میں ریلوے میں ملازم ہوں۔ وہ میرے پاس بیٹھا پریشانی میں مبتلاء تھا۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ کہنے لگا حافظ صاحب میری زندگی بالکل بے مزہ ہوگئی ہے۔ میں نے پوچھا کیوں کیا بات ہے؟ کہنے لگا جب بندہ کھانا کھاتا ہے اس کو ذائقہ محسوس ہوتا ہے۔ آپ زبان پر کوئی چیز رکھیں تو آپ کو محسوس ہوگا کہ یہ میٹھی ہے، کڑوی ہے یا ترش ہے۔ کہنے لگا ذائقہ محسوس کرنے کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ اب میں مٹی کھا لوں یا مٹھائی کھا لوں ایک جیسی محسوس ہوتی ہے۔ میری زندگی بے مزہ ہوگئی ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو آدمی منہ کے ذائقے کے لئے بھاگ دوڑ کرتا ہے۔ ورنہ حلق سے نیچے اتر جائے تو سب ایک سا ہو جاتا ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ یا اللہ عزوجل تیرا شکر ہے کہ یہ بھی ایک نعمت ہے۔ جس کو ہم نے کبھی نعمت سمجھا ہی نہیں۔ اور کئی بندے جب نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں تو لاکھوں کروڑوں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ وہ نعمت بندے کو حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! یہ آنکھ ایک بڑی نعمت ہے۔ کان بھی بہت بڑی نعمت۔ ہاتھ بھی بہت قیمتی نعمت ہے۔ پاؤں بھی بڑی قیمتی نعمت ہے مگر اللہ تعالیٰ نے کسی بھی نعمت پر احسان نہیں جتلایا۔ یہ نہیں فرمایا کہ میرا احسان مانو کہ میں نے تمہیں آنکھیں دی ہیں۔ میرا احسان مانو کہ میں نے تمہیں کان دیئے ہیں۔ میرا احسان مانو کہ میں نے تمہارے لئے زمین بنائی۔ آسمان بنایا۔ سورج چاند ستارے بنائے۔ ایسا آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ نہ قرآن میں نہ حدیث میں۔ اگر احسان جتلایا تو ایک ہی احسان جتلایا فرمایا

اللہ عزوجل کی سب سے بڑی نعمت

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْبَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً (ال عمران:۱۶۴)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مؤمنوں پر کہ ان میں سے ایک رسول بھیجا۔

پیارے اسلامی بھائیو! دل میں خیال آیا کہ اے مالک ومولاعزوجل! تو نے اتنی اتنی بڑی نعمتیں دی ہیں۔ مگر احسان نہ جتلایا۔ لیکن جب محبوب ﷺ کی باری آئی تو تو نے احسان جتلادیا۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! اسکا جواب سننے سے پہلے ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ آپ کے پاس ایک فقیر آجائے کہ میں بھوکا ہوں۔ مجھے کھانا کھلادو۔ تو آپ اس کو جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک روپیہ دے دواور پھر کہو کہ میں نے تجھ پر بڑا احسان کیا کہ تجھے ایک روپیہ دے دیا۔ تو میرے خیال میں یہ صحیح بات نہیں۔ وہ کہے گا ایک روپیہ دے کر احسان جتلا رہے ہو۔ ایک روپے کی تو ایک روٹی بھی نہیں آتی۔ سالن نہیں آتا تو احسان کس بات کا جتلا رہے ہو۔ ہاں یہ ہے کہ اگر وہ کھانے کا سوال کر رہا ہے اور آپ جیب سے ایک ہزار کا نوٹ نکال کر دے دیتے تو پھر بات بھی بنتی۔ کہ واقعی اس نے احسان کیا ہے۔ کہ روٹی کے لئے ایک ہزار روپیہ دے دیا۔ لیکن جس کے پاس پیسے نہیں اس کے لئے ایک ہزار روپے کی اہمیت ہوگی۔ مگر جو لکھ پتی ہے اس کے نزدیک ایک ہزار روپے کی کوئی وقعت نہیں۔ مگر جو کروڑ پتی ہے اس کے نزدیک لاکھ کی بھی کوئی اہمیت نہیں۔ اور جو ارب پتی ہے اس کے نزدیک ایک کروڑ کی کوئی اہمیت نہیں۔ تو اللہ رب العزت نے فرمایا کہ تمہارے نزدیک آنکھ بہت قیمتی شے ہے۔ یہ کان بڑی قیمتی شے ہے۔ سورج چاند، ستارے بڑی قیمتی اشیاء ہیں۔ لیکن میرے نزدیک ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ اگر اہمیت کے لائق ہے تو پوری کائنات میں میرے محبوب کریم ﷺ کی ذات اقدس ہے۔

زمین افضل کہ آسمان

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ زمین اور آسمان میں تکرار ہوگئی۔ زمین کہنے

ہے کہ میں افضل ہوں۔ آسمان کہتا ہے کہ میں افضل ہوں۔ فیصلہ نہیں ہو پارہا۔ ہر کوئی اپنی فضیلت کے دلائل دے رہا ہے۔ زمین کہتی ہے کہ میرے اوپر کعبۃ اللہ ہے۔ اور مساجد ہیں۔ اس لئے میں افضل ہوں۔ آسمان کہتا ہے کہ میرے اوپر سورج چاند ستارے ہیں۔ اس لئے میں افضل ہوں۔ اس کے علاوہ بیت المعمور ہے۔ عرش ہے۔ فیصلہ نہیں ہو پارہا۔ دونوں اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ (مدارج النبوۃ صفحہ ۹۳) کہ اے مالک ومولا عزوجل تو ہی فیصلہ فرمادے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا نہ زمین افضل ہے نہ آسمان۔ بلکہ افضل میرے محبوب ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ فرمایا کہ میرا محبوب ﷺ اتنا افضل ہے۔ کہ اگر وہ زمین پر ہو تو زمین افضل ہو جاتی ہے اور اگر وہ آسمان پر ہو تو آسمان افضل ہو جاتا ہے۔ میرا محبوب ﷺ جس شہر میں تشریف لے جائے وہ شہر افضل ہو جائے۔ میرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم جس قبیلے میں پیدا ہو وہ قبیلہ افضل ہو جائے۔ جس خاندان میں آئے وہ خاندان افضل ہو جائے۔ جس مہینے میں آجائیں وہ مہینہ افضل ہو جائے جس گھڑی آجائیں وہ گھڑی سب گھڑیوں سے افضل ہو جائے۔ بلکہ جس امت میں جلوہ گر ہوں وہ امت ساری امتوں سے افضل ہو جائے۔ اگر ہمیں کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کا تاج ملا تو محبوب کریم ﷺ کے صدقے سے ملا۔

میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ابھی تھوڑی دیر کے لئے ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمارے اوپر اتنا بڑا احسان فرمایا۔ اتنا بڑا کرم فرمایا کہ ہمیں اپنے محبوب ﷺ کا امتی بنادیا اور پیارے آقا ﷺ کس لئے اس دنیا میں تشریف لائے تو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے۔

کہ میرا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس تشریف لایا ہے۔ تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔ اب جو شخص اس نمونہ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا میں اسے بھی اپنا محبوب بنالوں گا۔

میرے میٹھے میٹھے اور پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ میلاد شریف منانا بڑی سعادت کی بات ہے۔ اور میلاد شریف منانے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت پیدا ہو جائے۔ اور دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ ہمارے لئے احتساب کا دن بھی ہے کہ ہم اپنا احتساب کریں۔ کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جو مشن لے کر آئے جو مقصد لے کر آئے تھے۔ ہم ذرا اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں۔ کہ اس مقصد میں ہم کس حد تک پورا اترے ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے کہ دنیا سے جہالت دور کی جائے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے کہ آپس کی نفرتوں کو دور کر دیا جائے۔ سب کو ایک کیا جائے۔ سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا جائے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ ماں باپ کا ادب واحترام دل میں بٹھایا جائے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں پر شفقت کرنے کی تلقین کی۔

وہ بندے جو اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تعلیم لے کر آئے کہ ارشاد فرمایا اے میرے صحابہ آج کے بعد بچیوں کو زندہ دفن نہ کرنا۔ ان کو قتل نہ کرنا۔ بلکہ ان کی خوش دلی سے پرورش کرنا۔ عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اس کا فائدہ کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے گھر میں تین بیٹیاں ہوں اور وہ خوشدلی سے ان کی پرورش کرے۔ اور پھر ان کی شادی کر دے تو قیامت کے روز یہ تینوں بچیاں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کریں گی۔ اور اپنے باپ کی بخشش کروالیں گی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے اب دعائیں مانگ رہے ہیں یا اللہ عزوجل ہمیں بچیوں کی نعمت سے نواز دے۔ ایک صحابی عرض کرتے ہیں۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے دل میں یہ خواہش ہے کہ میرے گھر میں تین سے زیادہ بچیاں ہوں لیکن اگر ہوں ہی دو تو پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو کی خوشدلی سے پرورش کرو۔ رب تعالیٰ تجھے دو کے صدقے ہی جنت عطا فرمائے گا۔ ایک اور صحابی عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر بچی ہو ہی ایک؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک ہی کی تربیت کر اللہ عزوجل تجھے جنت عطا کر دے

ایک اور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں خواہش تو ہے گھر میں بچیاں ہوں لیکن کوئی بچی نہ ہوتو؟ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جس کا کوئی نہیں اس کا میں ہوں۔

تو پیارے اسلامی بھائیو! جنہوں نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کیا ان میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی۔ اور آج ہم کس موڑ پر کھڑے ہیں۔ ہم نے پیارے آقا کی تعلیمات کو پس پشت ڈالا۔ آج ہمارے حالات کیسے ہیں؟ تھوڑی دیر کے لئے اس انداز میں اپنا احتساب کریں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نقشہ کھینچا ہے۔

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝

(النحل:۵۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی۔ تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا۔

کہ جب کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی بشارت دی جاتی تو دن بھر ان کے چہرے اتر جاتے۔ گھروں میں صف ماتم بچھ جایا کرتی تھی۔ بچی کی پیدائش پر افسوس کیا جاتا تھا۔ خوشی کا اظہار نہیں کیا جاتا تھا۔ میری بات کا برا نہ منانا معذرت کے ساتھ ذرا اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں۔ کہ کہیں ہماری بھی یہ حالت تو نہیں ہوگئی کہ ہمارے گھر میں بچی پیدا ہو تو صف ماتم بچھ جاتی ہو۔

میرے خیال میں شائد ہی کوئی یہ کہہ سکے کہ میں بچی کی پیدائش پر اس طرح خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔ جس طرح بچے کی پیدائش پر۔ بچہ پیدا ہو تو لڈو تقسیم ہو رہے ہیں۔ مٹھائیاں تقسیم ہو رہی ہیں۔ بہنوں کو پیسے دیئے جا رہے ہیں۔ بھائیوں کو پیسے دیئے جا رہے ہیں۔ اور خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ اور بچی پیدا ہو جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھر میں کوئی سوگ ہو گیا ہے۔ کوئی فوتگی ہوگئی ہے۔ بلکہ کئی عورتوں کو صرف اس وجہ سے طلاق دے دی جاتی ہے۔ کہ ان کے گھر میں بچیاں پیدا ہوتی ہیں۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہوکر
آج ہم خوار ہوئے تارک قرآن ہوکر

سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم مجھے ایک ہی ہنر آتا ہے۔یعنی گانے بجانے کا اور مجھے اس کے علاوہ کوئی ہنر نہیں آتا۔اسی پر میرا ذریعہ معاش ہے۔اپنا اور بچوں کا پیٹ پالتا ہوں۔لہٰذا آپ ﷺ سے عرض کرنے آیا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے اس کی اجازت عطا فرمادیں۔اور کسی کو چاہے اجازت دیں یا نہ دیں۔تو سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کے رخ انور پر جلال آگیا۔ارشاد فرمایا میرے صحابی رضی اللہ عنہ تو مجھ سے اس چیز کا مطالبہ کررہا ہے۔ جس کے خلاف جہاد کرنے کے لئے رب تعالیٰ نے مجھے بھیجا ہے۔ فرمایا میں آلات مزامیر کے خلاف جہاد کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔یعنی میوزک کے آلات کے خلاف جہاد کرنے آیا ہوں۔

آج میرے پیارے اسلامی بھائیو! ناراض نہ ہونا اپنے گھروں میں دیکھو قرآن مجید جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا پاک کلام ہے وہ ہماری الماری کے طاقوں میں رکھا ہوا ہے۔اس کے اوپر گردوغبار پڑرہا ہے۔کئی مہینے گزرجاتے ہیں اس کو کھولنے کا وقت نہیں ملتا۔اور دوسری طرف آلات مزامیر، ٹی وی، وی سی آر، پڑے ہیں۔ان کے اوپر پوشاک چڑھائے جاتے ہیں۔ان کے اوپر گردوغبار نہیں پڑنے دیا جاتا۔آج شادی بیاہ پر ناچ گانے بے حیائی، سرعام ہوتی ہے۔

یقین کریں مجھے تو آج تک اس بات کی سمجھ نہیں آسکی۔اگر آپ میں سے کوئی سمجھا دے تو میں اس کا شکریہ ادا کروں گا۔اگر میں آپ سے کہوں کہ بھئی اپنی بیٹی کو بناسنوار کر لاؤ میں اس کی تصویر اتارنا چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ آپ جتنا مرضی میرا ادب واحترام کرنے والے ہوں۔جوتا اتار کر دوچار ضرور لگائیں گے۔کہ شرم نہیں آتی۔تم کون ہوتے ہو۔میری بیٹی کی تصویر اتارنے والے۔تم کون ہوتے ہو ہماری بیٹی کو دیکھنے والے۔تو میں ہاتھ جوڑ کر عرض کروں گا کہ مووی بنانے والا آپ کا کیا لگتا ہے۔کیا رشتے دار ہوتا ہے۔خود ہی آتا ہے یا پیسے دے کر بلایا جاتا ہے۔کیا اس کا کام یہ نہیں ہوتا ہے کہ تو ہماری بیٹی کی تصویر

اتارنا اس وقت جب وہ ناچ رہی ہو۔اس وقت اس کی تصویر اتارنا جب وہ اپنی سہیلیوں سے مذاق مسخریاں کررہی ہو۔

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے میرے صحابہ علیہم الرضوان میری امت میں جب بے حیائی سرعام ہونے لگے گی۔تو اللہ تعالیٰ ان کو ایسی ایسی بیماریوں میں مبتلا کرے گا کہ ان کے نام پہلے لوگوں نے نہ سنے ہوں گے۔پیارے اسلامی بھائیو! جتنے لوگ یہاں موجود ہیں کوئی بتادے کہ آج سے کچھ عرصہ قبل ایڈز کا نام کسی نے سنا تھا۔بلڈ پریشر، ڈینگی وائرس اور تھیلا سیمیا جیسی کئی بیماریاں نکل آئی ہیں۔یہ کہاں سے آئی ہیں جن کے نام اور تذکرے ہم نے نہ سنے تھے۔حالانکہ بڑی جدید قسم کی دوائیاں ایجاد ہوچکی ہیں۔بڑی جدید مشینیریاں آچکی ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ بیماریاں جڑ سے ختم ہوجاتیں۔مگر آج ڈاکٹر بھی ہاتھ کھڑے کردیتے ہیں۔ہمیں پتہ نہیں اس بیماری کو کہتے کیا ہیں؟ایسی بیماریاں اس وجہ سے لاحق ہیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بے حیائی عام ہوجائے گی تو انہیں بیماریوں میں مبتلاء کردیا جائے گا۔تو پیارے اسلامی بھائیو! جتنا مرضی علاج کرالیں اس وقت تک بیماریاں نہیں دور ہوسکتیں جب تک ہم بے حیائی سے چھٹکارا نہیں پاتے۔

یہ تو چند مثالیں ہیں اس کے علاوہ جھوٹ چوری، غیبت، سودخوری، حرام خوری، زنا، والدین کی نافرمانی جیسے گناہ ہمارے اندر پائے جاتے ہیں جو کہ سراسر سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کے خلاف ہیں۔یہی وجہ ہے کہ آج کوئی بیمار ہے تو کوئی تنگدست، کوئی بے روزگار ہے تو کوئی اولاد کا طلبگار ہے تو کوئی نافرمان اولاد کی وجہ سے بیزار، غرض ہر کوئی کسی نہ کسی پریشانی میں مبتلاء نظر آتا ہے۔جب کہ ان تمام پریشانیوں کا حل سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے میں ہے۔

دامن مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہوگیا

دنیا میں قبر میں حشر میں عزت چاہتے ہیں تو اس کا ایک ہی حل ہے۔کہ دامن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہوجائیں۔جس طرح آٹے کی چکی میں گندم جاتی ہے پس

جاتی ہے جب کہ اس آٹے کی چکی میں ایک لوہے کی پن ہوتی ہے۔ اسی پن پر ساری چکی کا دارومدار ہوتا ہے۔ جو دانہ اس پن کے ساتھ لگا رہتا ہے وہ بچ جاتا ہے جو دانہ اس پن سے جتنا دور ہوتا ہے۔ اتنا ہی پستا چلا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم پر ساری کائنات کا دارومدار ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کی جان ہیں۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہ ہوں عالم نہ ہو

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات اس دنیا سے آسمان دنیا کی طرف روانہ ہوئے تو کائنات جہاں تھیں وہیں رک گئی۔ جیسے جسم سے روح نکل گئی ہو۔ اور جب سرکار دوعالم ﷺ دوبارہ تشریف لائے تو کائنات کی حرکت وہیں سے شروع ہوئی جہاں رکی تھی۔ اس سے پتہ چلا کہ سرکار دوعالم ﷺ ساری کائنات کی جان ہیں۔ لہٰذا پیارے آقا ﷺ کے دامن کرم سے جو بھی وابستہ رہے گا محفوظ رہے گا۔ اور جتنا دامن کرم سے دور ہوتا چلا جائے گا۔ اتنا ہی پستا چلا جائے گا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کردوں کہ

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا

اور اک نسخہ کیمیاء ساتھ لایا

وہ نسخہ کیمیاء قرآن مجید ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمیں چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت کو اپنا معمول بنالیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ یا کم ازکم گھر میں کنزالایمان شریف کا نسخہ ضرور رکھیں۔ یہ ایک عاشق رسول امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمٰن کا شہرہ آفاق ترجمہ قرآن ہے۔ روزانہ اس کی تلاوت کریں۔ ترجمہ پڑھیں اور ساتھ میں لکھا ہوا حاشیہ پڑھیں۔ انشاء اللہ عزوجل دل عشق مصطفیٰ ﷺ کا نگینہ بن جائے گا۔ عملی جامہ پہنانے کے لئے بہترین نسخہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیں۔ کہ اچھا ماحول مل جائے تو عمل کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ حضرت علامہ

مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے تحریر شدہ 72 مدنی انعامات پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ انشاءاللہ عزوجل سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیں گے۔

زباں سے کہہ بھی دیا لاالٰہ تو کیا حاصل　　دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان　　کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ ہمیں میلاد مصطفیٰ ﷺ کی برکات سے نوازدے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

☆......☆......☆......☆

میلاد منانا اللہ عزوجل اور بزرگوں کی سنت ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

فضائل درود شریف

سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا رات سونے سے پہلے کچھ عمل کر کے سویا کرو۔ عرض کرنے لگیں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں کون سے عمل کر کے سویا کروں؟ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک قرآن پڑھ کر سویا کرو۔ اور ایک حج اور ایک عمرہ کر کے سویا کرو۔ تمام مومنین کو راضی کر کے سویا کرو۔ اور مجھ سمیت سارے نبیوں اور رسولوں کو اپنا شفیع بنا کر سویا کرو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پریشان ہوگئیں۔ عرض کرنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان میں اتنے سارے کام کیسے کر سکتی ہوں۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات سونے سے پہلے تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ لو۔ اللہ عزوجل تجھے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ اور ایک مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ، وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہی اللہ سب سے بڑا ہے۔

پڑھ لوگی تو اللہ عزوجل تجھے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب عطا فرمائے گا۔ تمام مومنین کے لئے دعائے مغفرت کر کے سوؤ گی تو تمام مومنین کو راضی کرنے کا ثواب ملے

گا۔اس سلسلے میں اگر ہو سکے تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ

ترجمہ: اے اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو معاف فرمادے جو زندہ ان کو اور جو انتقال کر گئے ان کو بھی معاف فرمادے۔

مندرجہ بالا دعا کی ایک اور مقام پر بھی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے کہ جو بندہ اس دعا کو روزانہ 27 مرتبہ پڑھ لے۔ تو اللہ عزوجل اس کا شمار ان خوش نصیب افراد میں فرمادے گا۔ جن کے صدقے اللہ عزوجل اپنی مخلوق پر بارش برساتا ہے رزق تقسیم کرتا ہے۔ اور لوگوں کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ اگر یہ دعا نہ یاد ہو سکے تو مندرجہ ذیل دعا پڑھ لیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراہیم: ۴۰،۳۹ پارہ نمبر ۱۳)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے نماز قائم کرنے والا رکھ۔ اور کچھ میری اولاد کو اے ہمارے رب ہماری دعا سن لے۔ اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو۔ اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم اپنے الفاظ میں کہہ لے اے اللہ عزوجل سب مسلمانوں کی مغفرت فرمادے پھر ارشاد فرمایا۔

رات کو سونے سے پہلے مجھ پر اور تمام رسل و انبیاء کرام علیہم السلام پر درود شریف پڑھ کر سوؤ گی تو قیامت کے روز میں اور تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام تیری شفاعت کریں گے۔ اگر اس طرح درود شریف پڑھ لیا جائے تو مقصد حاصل ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور تمام انبیاء والمرسلین اور آپ کی آل

واصحاب پر۔
اگر یہ بھی یاد نہ ہو سکے تو یوں کہہ لیں کہ اے اللہ عزوجل نبی پاک ﷺ اور تمام انبیاء اور تمام رسولوں پر درود و سلام اور آپ کی آل اور اصحاب پر۔
پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جس کی شفاعت قیامت کے روز سرکار دو عالم ﷺ اور تمام انبیاء والمرسلین علیہ السلام فرمائیں گے اس کی بخشش میں شک نہیں ہوگا۔لہٰذا یہ کام ہمیں بھی کر کے سونا چاہیے۔

میلاد پاک کا مطلب

میلاد پاک کی محافل اللہ عزوجل کی رحمتیں اور برکتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ لیکن کچھ افراد صرف تعصب یا لاعلمی کی بناء پر اس کو ناجائز اور شرک قرار دیتے ہیں۔حالانکہ دیکھا جائے تو وہ خود بھی میلاد منا رہے ہوتے ہیں۔جس طرح میں نے ابتداء ہی میں عرض کیا کہ شرک کہ معنی سے ناواقفیت کی بناء پر وہ ان اعمال کو بھی شرک قرار دیتے ہیں۔جو وہ خود بھی کر رہے ہوتے ہیں۔تو یہی حال میلاد پاک کے بارے میں ہے۔
میلاد پاک کا مطلب ہے ایسی محفل جس میں سرکار دو عالم نور مجسم شفیع امم صلی اللہ علیہ وسلم کی کائنات میں جلوہ گری کا بیان ہو۔ اور آپ ﷺ کے کمالات ،معجزات ،اور فضائل کا بیان ہو۔اس محفل کو محفل میلاد کہا جاتا ہے۔تو آیئے اس لحاظ سے دیکھیں کہ کون محفل میلاد منا رہا ہے۔اور جو افراد فتویٰ لگا رہے ہیں وہ بھی ہوش کے ناخن لیں کہ ان کی زد میں کون کون آ رہا ہے۔کہیں وہ اپنے فتوؤں کی زد میں خود تو نہیں آ رہے؟

سب سے پہلے میلاد کس نے منایا؟

سب سے پہلے میلاد مصطفیٰ ﷺ پوری کائنات کے خالق و مالک اللہ عزوجل نے عالم ارواح میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو اکٹھا کر کے منایا۔قرآن مجید فرقان حمید میں اس کا ذکر ہے۔اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَ

كُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (ال عمران: 81,82 پارہ نمبر۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب اللہ عزوجل نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں تو پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اور فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا۔ اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی فاسق ہیں۔

یہاں حدیث مبارکہ کی بات نہیں کہ کوئی کہہ دے کہ یہ ضعیف حدیث ہوگی۔ یہ اللہ عزوجل کا پاک کلام ہے۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ یاد کرواے میرے محبوب ﷺ جب میں نے عالم ارواح میں انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو خطاب فرمایا۔ اور ان سے پختہ عہد لیا کہ اے ارواح انبیاء علیہم السلام میں تمہیں کتاب اور حکمت سے نواز کر دنیا میں بھیج دوں اور تم اپنی نبوت کے ڈنکے بجانا شروع کر دو۔ لوگ تمہارے اوپر ایمان لانا شروع کر دیں۔ ایسے میں میرے پیارے حبیب ﷺ تمہارے درمیان جلوہ گر ہو جائیں تو تمہیں ان پر ایمان بھی لانا ہوگا۔ اور ان کی مدد بھی کرنی ہوگی۔ تمام گروہ انبیا علیہم السلام نے عہد کیا کہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہمارے دور میں اگر تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوگئی تو ہم ان پر ایمان بھی لائیں گے اور ان کی مدد بھی کریں گے۔ یہاں پر بات ختم ہو جانی چاہیے تھی لیکن یہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بات تھی۔ اللہ عزوجل نے مزید تاکید لگائی کہ اے ارواح انبیاء تم ایک دوسرے کے گواہ بن جاؤ اور میں تم سب پر گواہ ہوں۔ اگر فرض محال کوئی اس عہد سے پھر گیا تو اس کا نام فاسقوں میں لکھ دیا جائے گا۔

ایمانداری سے بتائیں کہ یہ میلاد ہے کہ نہیں؟

اس آیت مقدسہ سے ہمیں معلوم ہوا کہ میلاد مقدسہ سنت الٰہیہ عزوجل ہے۔ اور دوسرا مسئلہ یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مدد صرف اللہ عزوجل سے مانگو اور کسی سے مدد مانگنا شرک ہے۔ تو پھر اس آیت مقدسہ پر غور کریں کہ اللہ عزوجل خود ارشاد فرما رہا ہے۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ کہ ان پر ایمان بھی لانا ہے ان کی مدد بھی کرنی ہے۔ اور غیر خدا سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو کیا اللہ عزوجل اس کا حکم انبیاء علیہم السلام سے فرماتا۔

حضرت آدم علیہ السلام نے میلاد منایا

اللہ عزوجل نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی اس میں اپنی روح پھونکی تو حضرت آدم علیہ اسلام نے اپنی نگاہ اٹھائی جو کہ عرش معلی تک پہنچی وہاں لکھا ہوا تھا۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حضرت آدم علیہ سلام نے عرض کی اے اللہ عزوجل یہ کس کا نام ہے جو تیرے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔ اے آدم اگر اس نام والے کو بنانا مقصود نہ ہوتا تو نہ میں زمین بناتا نہ آسمان۔ نہ جنت نہ دوزخ بلکہ میں اپنے رب ہونے کا اظہار ہی نہ کرتا۔ (شرح بحر العلوم للمثنوی الروبی صفحہ ۸۸ خفاء جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۳۲ فوائد صفحہ ۳۶۲ مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۱۲۲ صفحہ ۲۳۲ مدارج النبوۃ جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۱۸، ابن عساکر بروایت سلمان فارسی)

پھر حضرت آدم علیہ اسلام سے اجتہادی خطاء سرزد ہوئی۔ آپ علیہ السلام زمین پر تشریف لے آئے۔ تو بہت روئے۔ پھر کافی عرصے کے بعد یاد آیا کہ میں نے عرش پر نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا تھا۔ اس کا وسیلہ دے کر دعا کرتا ہوں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ دیا۔ اور ان کے وسیلے سے دعا مانگی۔ تو اللہ عزوجل نے آپ علیہ السلام کی توبہ کو قبول فرمالیا۔

اگر نام محمد دانیا ورد ے شفیع آدم نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا

تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنے مبارک زمانوں میں اعلان فرماتے رہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا

وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ (البقرہ:۱۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں سے آزمایا تو وہ پورا اترے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مختلف آزمائشوں میں مبتلاء کیا وہ ہر آزمائش میں پورا اترے مثلاً ارشاد فرمایا اے ابراہیم علیک السلام میری الوہیت کا اعلان کردے۔ آپ علیہ اسلام نے اپنی جان کی پروانہیں کی۔ بڑے دھڑلے سے اعلان کردیا۔ تو پھر لگے آگ میں ڈالنے تو آپ علیہ السلام نے صبر کیا۔ کوئی شکوہ شکایت نہ کی۔ پھر جب آگ میں ڈالا گیا تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ ۝ (الانبیاء:۶۹)

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی والی ابراہیم پر

جب سلامتی سے باہر تشریف لائے ہیں تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اس شہر کو چھوڑ دو آپ علیہ اسلام نے فوراً چھوڑ دیا۔ پھر شادی ہوگئی۔ اللہ عزوجل نے بڑھاپے میں بیٹا عطا کیا۔ آپ علیہ اسلام بیٹے کو گود میں لئے پیار کر رہے ہیں۔ حکم ہوا اے ابراہیم علیک السلام دوست تو میرا ہے۔ پیار اپنے بیٹے سے کر رہا ہے۔ اپنی بیوی اور اپنے بچے کو اپنے سے جدا کردے۔ اور وہاں چھوڑ آ جہاں پرندہ پر نہ مارتا ہو۔ یعنی بے آب و گیاہ نہ وہاں پانی نہ کھانے کی کوئی شئے موجود ہو۔ آپ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ پھر حکم ہوا اپنے بیٹے کو ذبح کردے۔ آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ بیٹے کے حلق پر چھری چلادی۔ پھر حکم ہوا میرا گھر بنادے۔ آپ علیہ السلام نے گھر بھی بنادیا۔

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا اے ابراہیم پہلے میں کہتا تھا تو کرتا جاتا تھا۔ اب جو تو کہے گا میں کرتا جاؤں گا۔

دعاؤں کی قبولیت

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول ہوں تو ہمیں چاہیے کہ اللہ عزوجل کے احکامات کو پورا کرتے چلے جائیں۔ پھر جو ہم دعا کریں۔ اللہ عزوجل ہماری دعا کو قبول فرمائے گا۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تدبیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

ہمارا حال تو یہ ہے کہ اللہ عزوجل کا کوئی حکم نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ ہماری تمام دعائیں قبول ہو جائیں۔ یہ کیسے ہوگا؟

دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی۔ کہ اس خطے کو امن کا خطہ قرار دیدے۔ اللہ عزوجل نے امن کا خطہ قرار دے دیا۔ پھر دعا مانگی اے اللہ عزوجل میری اولاد میں قیامت تک مسلمان باقی رہیں۔ اور یہاں کے رہنے والوں کو پھلوں سے نواز دے۔ فرمایا یہ بھی قبول ہے۔ پھر آخر میں عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ عزوجل ایک تیرے پیارے حبیب ﷺ جن کی خاطر ساری کائنات بنائی گئی۔ ابھی انہوں نے اس کائنات میں جلوہ گر ہونا ہے۔ میری دعا ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (البقرہ:۱۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے۔ اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے۔ اور انہیں خوب ستھرا فرمادے۔ بے شک تو ہی غالب حکمت والا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اس محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو میری آل ہی میں پیدا فرمادے۔ اللہ عزوجل نے آپ کی یہ دعا بھی قبول فرمائی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت بنی اسماعیل علیہ اسلام میں ہوئی۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا میں حضرت ابراہیم علیہ اسلام کی دعا ہوں۔ ایمانداری سے

لائیں کیا یہ میلاد نہیں؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اعلان

حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کو اللہ عزوجل نے معجزات عطا فرمائے۔ آپ علیہ اسلام مردوں کو زندہ فرما دیتے تھے۔ مادرزاد اندھوں کو بینا کرتے۔ اور کوڑھ کے مرض میں مبتلاء کو تندرست کردیتے اللہ عزوجل کے حکم سے لوگوں نے پوچھا کیا آپ ہی وہ آخرالزماں نبی ﷺ ہیں جن کی بشارتیں سابقہ انبیاء علیہم السلام دیتے آئے ہیں۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ اسلام نے ارشاد فرمایا۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ ۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ط (الصف:٦، پارہ ٢٨)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

میں تو اس اولعزم رسول اکرم محبوب پروردگار احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دینے والا ہوں۔ کہ میرے بعد اب ان کی ہی جلوہ گری ہوگی۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے بعد پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس کائنات میں جلوہ گر ہوئے۔ پیارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی بشارت ہوں۔ کیا یہ میلاد نہیں؟

پیارے آقا ﷺ کا خود میلاد بیان کرنا

ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سابقہ انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ کررہے تھے۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ عزوجل نے صفی اللہ بنایا۔ حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے نجی اللہ بنایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیل اللہ بنایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ بنایا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارکہ سے باہر تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے مجھے حبیب اللہ بنایا ہے۔ قیامت کے روز شفاعت کبریٰ کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔ اور تمام لوگ میرے جھنڈے تلے ہوں گے۔ میں اس پر فخر نہیں کرتا۔ (تجلی الیقین: صفحہ نمبر ٩٤)

قرآن مجید فرقان حمید ساری کتابوں سے افضل کتاب ہے۔ جب ہم ان آیات مقدسہ کی تلاوت کرتے ہیں۔ جن میں سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جلوہ گری اور تشریف آوری کا ذکر ہے تو ہم بھی میلاد منانے والوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اور جب یہ مقدس آیات نماز میں تلاوت کی جاتی ہیں تو ہم نماز میں بھی میلاد کر رہے ہوتے ہیں۔ اور یہی آیات جب صحابہ کرام علیہم الرضوان تلاوت کرتے تھے۔ تو وہ بھی میلاد کرنے والوں میں شامل ہو جاتے تھے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا میلاد پڑھنا

حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھوایا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے حسان رضی اللہ عنک آج منبر شریف پر بیٹھ کر میرا میلاد بیان کرو۔ جب حضرت حسان بن ثابت ﷜ منبر شریف پر تشریف فرما ہوئے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلیے دعا کی۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ (بخاری و مسلم و مشکوۃ حدیث نمبر ۴۵۷۶)

ترجمہ: اے اللہ میرے حسان کی جبریل امین علیہ السلام سے مدد فرما

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ میلاد بیان کرتے ہیں وہ الفاظ اس طرح ہیں۔

وَاَحْسَنُ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ وَاَجْمَلُ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآء

خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ ﷺ سے بڑھ کر حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں۔ اور دیکھے بھی بھلا کیسے آپ جیسا حسین کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔ اللہ عزوجل نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا۔ گویا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا ویسا ہی رب تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو بنا دیا۔

اس محفل میلاد کی کیا شان ہو گی جس میں بیان کرنے والے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور سننے والوں میں سرکار دوعالم ﷺ کی ذات اقدس بھی شامل ہو۔ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان اور جبریل امین علیہ السلام خود مدد فرما رہے ہوں۔ اس کی کیفیت کا اندازہ کون کرسکتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا میلاد منانا

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ہیں۔ جو کہ تمام مسالک کے نزدیک قابل احترام ہیں۔ آپ کے والد ماجد اتنے بلند مرتبہ بزرگ ہیں کہ ان کی عظمت و سمجھنے کے لئے ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔ ایک مرتبہ شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہو گئے۔ ایسے بیمار کہ سب نے سمجھ لیا کہ ان کا آخری وقت قریب آ گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بے ہوشی طاری تھی۔ اتنے میں کسی نے بتلایا کہ اپنی چارپائی کا رخ تبدیل کرلیں کہ سرکار دوعالم نورمجسم ﷺ آپ کی تیمارداری کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ چارپائی کے پاؤں دروازے کی جانب ہیں۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر والوں کو اشارہ کیا۔ انہوں نے چارپائی کا رخ تبدیل کردیا۔ اتنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ پر غنودگی چھا گئی۔ اور خواب میں دیکھا کہ سچ مچ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی۔ اور ارشاد فرمایا اے عبدالرحیم تم تندرست ہو جاؤ گے۔ ابھی تیرا وقت نہیں آیا۔ اور پھر پوچھا کچھ اور چاہتے تو بتلاؤ۔ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم آپ کا تشریف لانا ہی میرے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر چند موئے مبارک عنائت فرمادیں تو کرم بالائے کرم ہوگا۔ سرکار دوعالم نورمجسم ﷺ نے اپنی ریش مبارک میں دست اقدس پھیرا اور چند موئے مبارک عطا فرمادیئے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ جب بیدار ہوئے۔ تو موئے مبارک موجود تھے۔ سرکار دوعالم نورمجسم ﷺ آج بھی خواب میں جو چیز عطا فرمائیں۔ بیداری کے عالم میں وہ شئی موجود ہوگی۔ لوگ زیارت کے لئے آنے لگے ایک مرتبہ دو افراد نے اعتراض کیا۔ یہ موئے مبارک سرکار ﷺ کے نہیں۔ انہی جیسے افراد اسی قسم کی باتیں کرتے رہتے

ہیں۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جاؤ دیکھو آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا ہے۔ انہوں نے جواب دیا بالکل نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ موئے مبارک ان کو دیئے۔ اور فرمایا ان کو باہر آسمان کے نیچے لے چلو۔ جیسے ہی وہ موئے مبارک آسمان تلے آئے ابر کے ٹکڑے نے سایہ کر دیا۔ ایک بندہ تو ایمان لے آیا دوسرے نے کہا نہیں یہ حسن اتفاق ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا پھر دوبارہ دیکھو۔ جب دیکھا تو کوئی ٹکڑا نہیں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر دوبارہ لے جاؤ۔ جیسے ہی موئے مبارک آسمان تلے آئے۔ ابر نے سایہ کرنا شروع کر دیا۔ الحمدللہ دوسرا بھی ایمان لے آیا۔

ایک مرتبہ چند افراد زیارت کے لئے آئے۔ آپ نے تالا کھولنا چاہا لیکن کھلا نہیں۔ پریشان ہو گئے تھک ہار کر بیٹھے تو اونگھ آ گئی۔ دیکھا کہ سرکار ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں۔ اے عبدالرحیم یہ تالا اس لئے نہیں کھلتا کہ دیدار کرنے والوں میں ایک جنبی حالت میں آ گیا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بیدار ہوئے تو سب سے فرمایا جو دیدار کرنا چاہتا ہے غسل کر کے آئے۔ اسی طرح جنبی آدمی کا پردہ بھی رہ گیا۔ جب سب غسل کر آئے تو تالا بھی کھل گیا۔ اور سب نے دیدار بھی کر لیا۔

یہ واقعہ اس لئے بیان کر رہا ہوں۔ کہ آپ کے دل میں قدر پیدا ہو جائے۔ کہ جس کا ذکر کرنے لگا ہوں وہ کس قدر سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کا منظور نظر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ہر سال سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کا میلاد بڑے وسیع پیمانے پر مناتا۔ کھانے کا اہتمام کرتا اور سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی میلاد کی خوشی میں کھانا تقسیم کرتا۔ ایک سال اتفاق سے میلاد پاک کا مہینہ سفر کے دوران آ گیا۔ تبرک کے لئے اہتمام نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا ادھر ادھر تلاش کرنے کے بعد تھوڑے سے چنے دستیاب ہوئے میں نے سوچا میلاد پاک پڑھتے ہیں اور تبرک کے طور پر چنے ہی تقسیم کر دیتے ہیں۔ محفل میلاد ہوئی اور آخر میں چنے تقسیم ہوئے۔ دل کو پریشانی لاحق تھی کہ کہاں اتنا اہتمام اور کہاں چنے۔ اسی پریشانی کے عالم میں سو گیا۔ میری قسمت کا ستارہ جاگ اٹھا۔ میں نے دیکھا کہ سرکار دوعالم ﷺ کی محفل سجی ہوئی ہے۔ اور مختلف انواع واقسام کے تبرکات موجود ہیں۔ میرے دل میں یہ خیال ہی پیدا ہوا کہ جہاں اتنے اعلیٰ قسم کے کھانے ہیں وہاں میرے

چنوں کو کون پوچھتا ہوگا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب کے ہدیئے میں نے سامنے رکھے ہیں لیکن تیرے چنے میں نے اپنی جھولی میں رکھے ہوئے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ ان چنوں کو تناول فرمار ہے ہیں۔

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ وہاں نیتوں کو دیکھا جاتا ہے۔ اخلاص کے ساتھ تھوڑا اہتمام بھی ہو تو سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

محفل میلاد کی برکت

ایک گاؤں میں یہ دستور تھا کہ میلاد پاک کے مہینے میں روزانہ کسی نہ کسی کے گھر میں میلاد ضرور ہوتا تھا۔ آج جس کے گھر میں محفل ہوئی تو اعلان کر دیا جاتا کہ کل فلاں کے گھر میں محفل ہوگی۔ لوگوں کا ذوق وشوق قابل دید تھا۔ کہ روزانہ ہی پہنچ جاتے تھے۔ ایک غریب آدمی بھی چاہتا تھا۔ کہ میرے گھر میں بھی محفل میلاد شریف ہو۔ مگر گھر کی کیفیت اور مالی پوزیشن دیکھ کر ہمت نہیں پڑتی تھی۔ ایک مرتبہ محفل کا رنگ کچھ ایسا تھا روحانیت کچھ ایسی تھی کہ یہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ اور اعلان کر دیا کہ کل میرے گھر میں محفل ہوگی۔ لوگ اکٹھے ہونا شروع ہو گئے کمرہ بھر گیا۔ برآمدہ بھر گیا پھر صحن بھی بھر گیا۔ یہاں تک کہ لوگ باہر گلی میں کھڑے ہو کر میلاد سن رہے تھے۔ اتفاقاً اس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ اس کی بیوی نے دیکھا تو اندر سے چادر لا کر دی کہ تسلی سے بیٹھ کر محفل میلاد سنو۔ اور واپس جاتے ہوئے مجھے واپس کرتے جانا۔ جب محفل کا اختتام ہوا تو لوگوں نے چادر جھاڑ کر واپس کر دی۔ پھر گھروں کو واپس لوٹ آئے۔ یہودی کی بیوی نے دروازہ بند کیا۔ اور سو گئی۔ لیکن قسمت جاگ اٹھی۔ صبح ہوئی تو اس نے اپنا میکے والا سامان اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔ اتنے میں یہودی کی بھی آنکھ کھل گئی۔ اس نے وجہ دریافت کی اس کی بیوی نے بتلایا کہ رات اس نے محفل میلاد میں چادر پیش کی تھی۔ مجھے خواب میں سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کا دیدار ہوا۔ ان کا چہرہ بڑا ہی نورانی تھا۔ خوشبوؤں سے میرا گھر مہک اٹھا۔

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں　　ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

نورانی ہونٹ حرکت میں آئے تو الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے پیارے آقا ﷺ

نے ارشاد فرمایا جو ہماری محفل میں چاہے چادر پیش کر کے حصہ لے اور دوزخ میں چلا جائے یہ ہمیں گوارا نہیں۔ میں اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔ تو یہودی ہے۔ لہٰذا میرا تم سے تعلق ختم۔ میں اپنے والدین کے گھر جانے لگی ہوں۔

یہودی نے سنا تو کہا تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ جو آقا صلی اللہ علیہ وسلم تجھے کلمہ پڑھا کر گئے ہیں وہ میرے خواب میں بھی تشریف لائے۔ اور مجھے بھی کلمہ پڑھا کر مسلمان کر گئے ہیں۔ آپ اندازہ لگائیں جو محفل میں معمولی حصہ بھی ڈالے۔ وہ انعامات سے نوازا جاتا ہے تو جس نے پورا اہتمام کیا اللہ عزوجل نے اس کو کتنے انعامات سے نوازتا ہوگا۔

سرکار ﷺ کی جلوہ گری

جہاں محفل بجی ہو سرکار ﷺ کی جلوہ گری ہوتی ہے۔ مفتی نعیم الدین مراد آبادی ایک بڑے جلسے سے خطاب فرما رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ ارشاد فرمایا تو ایک بدبخت کہنے لگا اگر ایک بازاری عورت اپنے کوٹھے پر محفل میلاد کروائے۔ آپ خاموش ہو گئے گردن جھکالی۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا اگر بازاری عورت میلاد کروائے سرکار ﷺ کی وہاں جلوہ گری ہو جائے تو پھر وہ بازاری عورت نہ رہے گی۔ بلکہ وہ جگہ عاشقوں کے لئے باعث تکریم بن جائے گی۔

جیسے ایک بادشاہ نے اپنے دربار میں محفل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام کیا۔ ایک بڑھیا جو بڑی دیوانی تھی۔ اپنی بچی کو ساتھ لیا۔ لاٹھی ٹیکتی ہوئی وہاں پہنچ گئی۔ درباریوں نے روک لیا۔ فرمایا اس محفل میں ہر ایک کو آنے کی اجازت نہیں۔ خاص خاص افراد ہی آسکتے ہیں۔

بڑھیا کا دل ٹوٹ گیا۔ بڑے ارمان لے کر آئی تھی۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد بچی سے کہنے لگی۔ بچی کوئی بات نہیں۔ نبی پاک ﷺ صرف بادشاہوں کے ہی رسول نہیں۔ وہ تو ہم غریبوں کے بھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اگر یہ لوگ ہمیں شرکت نہیں کرنے دیتے۔ تو ہم اپنے گھر میں محفل میلاد کا انعقاد کر لیتے ہیں۔ بڑھیا نے اپنی حیثیت کے مطابق

تبرک کا اہتمام کیا۔قریبی رشتہ داروں پڑوسیوں کو دعوت دی۔ محفل کے اختتام پر تبرک تقسیم ہوا۔لوگ اپنے گھروں کو چلے گئے۔ بڑھیا بھی سوگئی۔ جب صبح بیدار ہوئی۔ اپنے گھر کا مین دروازہ کھولا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ایک وقت کا قطب اماں جی کی دہلیز کے بوسے لے رہا ہے۔ اماں جی حیران ہوگئیں اور پوچھنے لگیں آپ اتنے بڑے بزرگ یہ کیا کر رہے ہیں۔ بزرگ فرمانے لگے اماں جی رات آپ نے محفل میلاد کروائی تھی۔ اماں جی نے فرمایا ہاں تو انہوں نے فرمایا کہ پھر سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ آپ کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اماں جی نے کہا آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے؟ انہوں نے جھولی سے تبرک نکال کر دکھایا۔ اور فرمایا یہی تبرک تھا جو رات تقسیم ہوا تھا۔ اماں جی دیکھ کر حیران رہ گئیں اور پوچھنے لگیں آپ تک یہ تبرک کیسے پہنچا؟ بزرگ نے جواب دیا۔ کہ رات سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے میرے اوپر بھی کرم نوازی فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ فلاں بڑھیا نے اپنے گھر محفل میلاد کا اہتمام کیا تھا۔ میں نے اس میں شرکت کی یہ تبرک تو بھی حاصل کرلے۔ میں نے سوچا جس گھر میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہو میں اس گھر کی چوکھٹ کے بوسے کیوں نہ لوں۔

ہندو جلنے سے بچ گیا

اتفاق کی بات ہے کہ یہ واقعہ مجھے اس نے سنایا جو میلاد پاک کو مانتا ہی نہیں تھا۔ حقیقی بات بھی یہی ہے کہ حق کو جتنا بھی چھپاؤ اظہار ہو ہی جاتا ہے۔ ہمارا قریبی رشتہ دار تھا۔ ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب گیا کہنے لگا ابتداء میں میرا دل نہیں لگتا تھا۔ ایک دن گھر سے فون آیا کہ بڑے بیٹے کی طبیعت خراب ہوگئی ہے۔ جس سے میری پریشانی میں اور بھی اضافہ ہوگیا۔ یہاں تک کہ میں اپنے کمرے میں رونے لگا۔ میرے ساتھ والے کمرے میں دو ہندو رہتے تھے۔ انہوں نے جب میری حالت دیکھی تو میرے پاس آگئے۔ اور دل بہلانے کے لئے گفتگو کرنے لگے۔ پھر مجھے کہنے لگے تم مسلمان ہو۔ میں آج تمہیں اپنی زندگی کا ایک سچا واقعہ سناتا ہوں۔ جس کو سن کر تمہارا دل باغ باغ ہو جائے گا۔

اس نے بتلایا کہ ہمارے محلے میں ایک ہندو گوالا رہتا تھا۔ بیچارہ بڑا غریب تھا۔

لیکن اس میں ایک اچھائی تھی۔ وہ محفل میلاد کا بڑا شوقین تھا۔ پتہ چل جائے کہ وہاں محفل میلاد شریف ہو رہی ہے۔ تو یہ ضرور پہنچ جاتا تھا۔ میلاد پاک کی برکت دیکھو اس کے مالی حالات اتنے بہتر ہو گئے کہ اس نے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ جس سے فارغ ہو کر وہ اعلیٰ پوسٹوں پر فائز ہو گئے نام اس کا چھوٹو رام تھا۔ تعریف کی بات ہے کہ ایک ہندو واقعہ بیان کر رہا تھا۔ جبکہ دوسرا اس کی تصدیق کرتا جاتا تھا کہ بالکل ایسے ہی ہوا۔

ہندو نے بتلایا کہ پھر کچھ عرصے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔ ہندو اپنے مردوں کو جلاتے ہیں۔ اگر غریب ہو تو عام لکڑی اور مٹی کا تیل استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ امیر آدمی مر جائے تو اس کے لئے دیسی گھی اور صندل کی لکڑی استعمال کی جاتی ہے۔

کروڑوں درود وسلام اس آقا ﷺ پر جنہوں نے ہمیں دنیا کی آگ میں جلنے سے بچا لیا۔ بلکہ امیر ہو یا غریب سب کے لئے ایک ہی اہتمام کروایا۔ زندہ کو چاہے کوئی لفٹ نہ کرواتا ہو۔ جب مر گیا تو فرمایا یہ میرا امتی ہے اس کے مرنے کے بعد اس کا ادب واحترام کرو۔ اس کو غسل دو سفید لباس پہناؤ۔ پھر جنازہ لے کر اس طرح چلو کہ اس کو اپنے کندھوں پر سوار کرو۔ پہلے یہ کسی کے آگے نہیں چلتا تھا اب تم سب پیچھے رہنا۔ اور میرا امتی تم سب سے آگے ہوگا۔ پھر نماز میں اس کو شائد ہی پہلی صف میں کھڑے ہونے کی جگہ ملی ہو لیکن آج یہ امام سے بھی آگے ہوگا جب کہ امام بھی اس کے پیچھے ہوگا۔ پھر اس کو ادب واحترام سے قبر میں اتارو۔ اوپر سے بند کر دو آگے میں جانوں اور میرا امتی جانے۔

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے ۔۔۔ وہ آگ لگائی ہے جو آگ بجھا دے گی

کیونکہ اس ہندو کے بیٹے اچھی پوسٹوں پر تھے۔ لہٰذا اس کو جلانے کیلئے صندل کی لکڑی اور دیسی گھی کا اہتمام کیا گیا۔ پھر اس کی لاش کو آگ لگائی گئی۔ آگ خوب بھڑک اٹھی۔ جب بجھی تو سب حیران ہو گئے کہ اس کے جسم کا ایک بال بھی نہ جلا تھا۔ لوگوں نے سمجھا شاید یہ اتفاقاً ہوا ہو۔ دوسری مرتبہ بڑے پیمانے پر آگ کا بندوبست کیا۔ جب آگ بھڑکی تو اس شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ لیکن جب آگ بجھی تو دیکھا کہ اس کا جسم ویسا ہی سلامت ہے۔ بلکہ جسم کا ایک بال تک نہ جلا تھا۔ سارے ہی حیرت زدہ ہو گئے کہ یہ ماجرہ کیا ہے۔ پھر تیسری مرتبہ جلانے کا اہتمام کرنے لگے۔ تو اس کی بیوی سامنے آ گئی اور اس

نے بتایا کہ مرنے والا میلاد پاک سے بڑی محبت رکھتا تھا۔ اللہ عزوجل نے کرم کر دیا۔ اور مرنے سے پہلے اس نے کلمہ پڑھا۔ اور مجھے گواہ بنایا۔ میں مسلمان ہو گیا ہوں میں نے اس بات کو اہمیت نہ دی۔ جب دو مرتبہ تم نے جلایا اور یہ نہ جلا تو میں سمجھ گئی کہ یہ سچے دل سے مسلمان ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے آگ کا اس پر اثر نہیں ہو رہا تھا۔ تم اس کو سو مرتبہ بھی جلاؤ یہ نہیں جلے گا۔ لہٰذا اس کی لاش کو مسلمانوں کے حوالے کیا گیا۔ انہوں نے مسلمانوں کے طریقے سے دفن کیا۔

اس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا۔ کہ میلاد پاک کی محفل میں شرکت کرنا کتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ اور وہ افراد کتنے خوش نصیب ہیں جو اس محفل کا انعقاد کرتے ہیں۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں
جو سرور عالم کا میلاد مناتے ہیں

عقلمند کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ جو نہ سمجھنے والا ہو۔ اس کو جتنی مرضی دلیلیں دی جائیں۔ پھر بھی نہیں مانتے۔ جس طرح ابوجہل مٹھی میں کنکریاں لایا اور کہنے لگا۔ اے محمد ﷺ سچا نبی وہ ہوتا ہے۔ جو غیب جانتا ہو۔ اگر تم سچے نبی ہو تو بتلاؤ کہ میری مٹھی میں کیا چیز بند ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں بتاؤں تیری مٹھی میں کیا چیز بند ہے یا جو چیز مٹھی میں بند ہے۔ وہ بتلائے کہ میں کون ہوں۔ ابوجہل کہنے لگا اگر مٹھی میں جو چیز بند ہے وہ بتلا دے تو یہ بڑا کمال ہو گا۔ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ نے اشارہ فرمایا۔ کنکریوں نے کلمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ لیکن وہ بدبخت پھر بھی کہنے لگا تم بہت بڑے جادوگر ہو۔ تمہارا جادو ان پتھروں پر بھی چل گیا ہے۔ اندازہ کریں مٹھی میں بند کنکر کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ لیکن مٹھی والا کلمہ نہیں پڑھ رہا۔

ایک اور ہمارے عزیز دوران گفتگو بتانے لگے کہ میں بالاکوٹ گیا تھا۔ وہاں اسماعیل کی قبر پر بھی گیا۔ میں نے اس سے پوچھا۔ کہ وہاں تو بڑی دنیا جاتی ہو گی۔ کہنے لگا نہیں وہاں بہت کم افراد جاتے ہیں۔ البتہ شہر کے اندر ایک دربار ہے وہاں بڑی دنیا جاتی ہے۔ میں نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ کہنے لگا وہاں شہید رہتے ہیں۔ صاحب مزار وہاں آئے تو انہوں

نے اسلام کی دعوت دی۔ لوگوں نے کہا کہ کرامت دکھائیں۔ تو انہوں نے پوچھا کہ تم کیا دیکھنا چاہتے ہو۔ تو لوگوں نے کہا کہ آپ اپنے گدھے پر سوار ہو کر اس اونچے پہاڑ پر چڑھ جائیں تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ اس نے خود بتایا کہ پہاڑ بہت اونچا اور سیدھا تھا۔ اور اس پر اکیلا چڑھنا مشکل ہے چہ جائیکہ گدھے پر سوار ہو کر۔ بہر حال ان بزرگوں نے اللہ عزوجل سے دعا کی اور عرض کی اے اللہ میری یہ کرامت قیامت تک زندہ رکھنا۔ اور گدھے پر سوار ہوئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اس نے بتایا کہ گدھے کے پاؤں کے نشان ابھی تک پہاڑ پر موجود ہیں۔ جو کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں۔ تو میں نے کہا اب تو اولیاء اللہ کی کرامتوں کو مان گئے ہوں گے۔ کہنے لگا نہیں حافظ صاحب میں اس کی حقیقت دیکھنے کے لئے پہاڑ پر چڑھا تھا۔ اور میں نے وہاں دیکھا کہ پہاڑ پر کچھ اور بھی اشیاء کے نشانات تھے۔ پھر میں نے سوچا کہ کوئی آتش فشاں پہاڑ پھٹا ہوگا۔ اس کا لاوہ بہہ رہا ہوگا تو اس پر کوئی چل کر گیا ہوگا۔ تو اس کے نشانات ہو سکتے ہیں۔ اللہ عزوجل کے ولی کی کرامت نہیں ہو سکتی۔ میں نے کہا بھائی صاحب لاوے پر چلنا بھی تو کرامت ہے۔ کہنے لگا نہیں جناب آپ ان باتوں کو چھوڑیئے۔ یہ ایسے ہی من گھڑت واقعات ہوتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جو میلاد کو نہیں مانتے وہ بھی شور مچاتے ہیں۔ جی اس میں کیا دلیل ہے۔ یہ ایسے ہی من گھڑت واقعات ہوتے ہیں

تو پیارے اسلامی بھائیو! آؤ آج میں آپ کو بخاری شریف کی جس کا مقام قرآن مجید کے بعد سمجھا جاتا ہے۔ میلاد پاک منانے والا اگر کافر بھی ہے تو اس کو بھی مرنے کے بعد فائدہ پہنچا ہے۔ ابولہب جو کہ پکا کافر اور اس کے کفر میں کسی کو شک وشبہ بھی نہیں۔ جس کی مذمت میں قرآن مجید میں ایک پوری سورۃ اتری۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ؕ (اللھب: ا پارہ ۳۰)

ترجمہ کنز الایمان: تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔

سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابولہب کے مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھتے ہیں کہ سخت عذاب میں مبتلاء ہے۔ پوچھا ابولہب

تیرا کیا حال ہے۔ اس نے بتلایا کہ نبی پاک ﷺ کی مخالفت کی وجہ سے سخت عذاب میں گرفتار ہوں۔ عذاب میں مبتلاء کیا جاتا ہوں۔ لیکن جب پیر شریف کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے۔ اس لئے کہ پیر شریف کے دن نبی پاک ﷺ کی ولادت ہوئی تھی۔ تو میری لونڈی ثویبہ نے مجھے آ کر خوشخبری سنائی۔ کہ اے ابولہب تجھے مبارک ہو تیرے مرحوم بھائی عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے۔ عرب میں بیٹے کی پیدائش پر خوشی منائی جاتی تھی۔ اور پھر مرحوم بھائی کے گھر بیٹے کی ولادت بھائی کی نشانی ہوتا ہے۔ تو مجھے سن کر بڑی خوشی ہوئی میں نے خوشی میں آ کر اس کو انگلی کا اشارہ کیا کہ جا تو میری طرف سے آزاد ہے۔ تو جب پیر کا دن آتا ہے تو میں اس کو اپنے منہ میں ڈالتا ہوں۔ اس میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے کہ اس انگلی کو پینے سے میرا عذاب ہلکا ہو جاتا ہے۔ (بخاری شریف جلد نمبر ۲ صفحہ ۷۶۴)

اس حدیث مبارکہ سے اندازہ لگائیں کہ اگر ایک پکا کافر نبی سمجھ کر نہیں بلکہ صرف بھتیجا سمجھ کر خوشی منائے تو اللہ عزوجل اس کے اس عمل کو بھی ضائع نہ جانے دے۔ تو جو سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی خوشی اللہ عزوجل کا رسول مانتے ہوئے پھر مسلمان ہو کر ان کی عظمتوں کے قائل ہو کر میلاد پاک منائے اس کو اللہ تعالیٰ کتنا نوازے گا۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

اب اعتراض اس بات پر اٹھے گا کہ جس انداز سے ہم آج میلاد پاک منا رہے ہیں اس کی کوئی دلیل قرآن وسنت سے دی جائے۔

تو آیئے! اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ سرکار دوعالم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں مسجد نبوی شریف کچی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بھی کچی ہی رہی۔ لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آیا۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کو شہید کروا کر پختہ بنوانے کا ارادہ فرمایا۔ اعتراض اٹھا کہ نبی پاک ﷺ کے مبارک دور میں تو کچی تھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پختہ کیوں بنوانے لگے ہیں۔ آپ ؓ نے جواب دیا کہ نبی پاک ﷺ کے مبارک دور میں

تمہارے گھر بھی کچے تھے۔اب تمہارے گھر تو پختہ بنیں اور اللہ عزوجل کا گھر کچا رہے۔یہ مناسب نہیں۔تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کو شہید کیا اور پختہ بنیادوں پر بنوایا۔

اور آجکل مساجد میں جو سہولتیں میسر ہیں اس کی مثال پچھلے زمانے میں نہیں ملتی۔مثلاً اے۔سی ہیٹر کارپٹ اور سپیکر وغیرہ۔اس کا جواب ظاہر ہے یہی ہوگا کہ حالات کے بدلنے کے ساتھ ساتھ مساجد کا اہتمام بھی جدید طریقے سے کرنا پڑتا ہے۔کہیں کچی مٹی سمجھ کر دل سے اہمیت نہ جاتی رہے۔باقی نماز میں تو تبدیلی نہیں ہوئی وہ تو ویسی ہی ہے۔البتہ اس کو ادا کرنے کیلئے جدید سہولتوں کا فائدہ اٹھایا گیا۔تاکہ بندہ سکون سے نماز ادا کر سکے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس کا جواب بھی یہی ہے کہ نبی پاک ﷺ کا میلاد منانا تو قرآن وحدیث سے ثابت ہو گیا۔رہا طریقے کا تو اس میں جیسے جدید سہولتیں میسر آتی جاتی ہیں ان سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس محفل کی عظمت پیدا ہو۔اور لوگ اس محفل میں شریک ہوں گے تو محبت رسول ﷺ بڑھے گی۔جب محبت رسول ﷺ میں اضافہ ہوگا تو ان کے نقش قدم پر چلنا آسان ہوگا۔اگر پھر بھی دل مطمئن نہیں ہوتا تو آئیں قرآن مجید کے حوالے سے عرض کرتا ہوں۔یہ تو مانتے ہیں کہ پہلے اتنا اہتمام نہیں تھا جتنا اب ہونے لگا ہے۔تو یہ بھی قرآن مجید سے ہی ثابت ہے۔اللہ عزوجل نے فرمایا کہ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی (الضحیٰ:۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے اے میرے پیارے حبیب ﷺ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانوں کا ذکر بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔لیکن تو میرا محبوب ہے۔تیری شان یہ ہے کہ ہر آنے والی گھڑی میں تیرا ذکر پہلے سے بلند ہوتا جائے گا۔اس لئے کہ

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ؕ (الانشراح:۴ پارہ نمبر ۳۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا
رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اللہ عزوجل ہمیں سرکار ﷺ کی پکی سچی محبت عطا فرمائے۔ اور جس عقیدت واحترام سے ہم میلاد پاک کا انعقاد کرتے ہیں اسی عقیدت واحترام سے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

☆......☆......☆......☆

☆ بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ اور اچھی صحبت تنہائی سے بہتر ہے

☆ بری بات سے خاموشی بہتر ہے اور اچھی بات کہنا چپ رہنے سے بہتر ہے

☆ تین افراد کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں ہیں۔

1- والدین کی دعا اولاد کے حق میں

2- مظلوم کی بد دعا ظالم کے حق میں

3- مسافر کی دعا مقیم کے حق میں

☆ جس نے عقیدت واحترام سے اپنے والدین کے چہرے کو دیکھا اللہ عزوجل اس کو ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرمائے گا

☆......☆......☆......☆

سرکار ﷺ کی آمد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

فضائل درود شریف

سرکار دوعالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عورتوں کا ایک وفد حاضر ہوا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عورتو جب تم اذا سنا کرو تو جواب بھی دیا کرو۔ تمہیں ہر کلمے کے بدلے ایک لاکھ نیکی ایک ہزار گناہ معاف ا ایک ہزار درجے بھی بلند فرمائے جائیں گے۔ عورتیں عرض کرنے لگیں۔ یارسول اللہ صلی ا علیہ وسلم کیا مردوں کو بھی یہی اجر ملے گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمای مردوں کو تم سے دوگنا اجر ملے گا۔ یعنی ان کو ہر کلمے کے بدلے دو لاکھ نیکیاں دو ہزار گن معاف اور دو ہزار درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔

علماء کرام فرماتے ہیں کہ اذان کے دو جوابات ہیں ایک زبان سے کلما دہرانا دوسرا جواب عمل ہے۔ کہ اذان سنتے ہی مسجد کی طرف روانہ ہو جانا۔ نبی پاک صلی ا علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ اذان کا جواب دے۔ پھر دعائے وسیلہ پڑھے پھر مجھ درود وسلام پڑھے۔ میں قیامت کے روز اس کی شفاعت فرماؤں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ

سرکار کی آمد مرحبا

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کیا خوب ہے۔ پیار آقا ﷺ کی تشریف آوری سے قبل کفر کا اندھیرا تھا۔ لوگ ایک دوسرے کی عزت کا خیا

نہیں کرتے تھے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا حساب تھا۔ انسانوں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ ڈاکے ڈالنا چوریاں کرنا اچھا پیشہ سمجھا جاتا تھا۔ رشوت، سود، حرام خوری، کو جائز سمجھا جاتا تھا۔ عورتوں کو معاشرے میں بری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ بلکہ انہیں زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔

سرکار ﷺ کیا آئے دنیا میں بہار آ گئی۔ عورتوں کو عزت کی نظر سے دیکھا جانے لگا۔ ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری شروع ہو گئی۔ انسانوں کو غلامی کی زنجیروں سے آزادی مل گئی۔ گورے کو کالے پر اور امیر کی غریب پر فضیلت ختم ہو گئی۔ بلکہ فضیلت کا معیار تقویٰ اور پرہیزگاری مقرر فرمایا۔ انسانیت نے سکھ کا سانس لیا۔

بعض افراد سمجھتے ہیں کہ سرکار ﷺ کی اس کائنات میں جلوہ گری کوئی اہمیت کی حامل نہ تھی۔ بلکہ ایک معمول کے مطابق جیسے بچے پیدا ہوتے ہیں ویسے ہی ان کی ولادت ہوئی۔ چالیس سال تک ایسے ہی وقت گزارا۔ اور پھر نبوت ملی اس سے پہلے آپ ﷺ نبی نہ تھے۔ (معاذ اللہ عزوجل)

بلکہ وہ سرکار ﷺ کے بچپنے کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ بچہ بچہ ہی ہوتا ہے چاہے نبی کیوں نہ ہو۔ جبکہ ہمارے نزدیک یہ بات درست نہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ نبی نبی ہی ہوتا ہے۔ چاہے وہ بچہ ہی کیوں نہ ہو۔ تو سرکار ﷺ کی ولادت کے واقعات اور ان کے کمالات بیان کرنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ واقعی اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو بڑے اہتمام اور طے شدہ پروگرام کے مطابق بھیجا ہے۔

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں)

اللہ عزوجل نے عالم ارواح میں اپنی ربوبیت کا اقرار کروانے کے لئے جس میں مسلمان، کفار، مرتدین کی تمام ارواح کو اکٹھا کیا۔ جلسہ بہت مختصر کیا۔ صرف اللہ تعالیٰ نے اتنا ہی پوچھا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ . قَالُوْ بَلٰى (الاعراف:172)

مفسرین فرماتے ہیں جب اللہ عزوجل نے پوچھا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو اس وقت تمام ارواح خاموش تھیں ۔روح محمد ﷺ نے عرض کیا۔ بے شک اے اللہ عزوجل تو ہمارا رب عزوجل ہے۔ پھر سرکار دو عالم ﷺ کی طرف دیکھا دیکھی سب نے جواب دیا۔ پھر محفل کا اختتام ہو گیا لیکن جب اللہ عزوجل کے محبوب ﷺ کی باری آئی تو اس کا اہتمام کچھ اس شان سے کیا گیا کہ اس میں صرف ارواح انبیاء علیہم السلام کو دعوت دی گئی ۔ارشاد رب العلمین ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ○ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

(ال عمران:81,82 پارہ نمبر ۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں تو پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے۔ تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اور فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا۔ اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی فاسق ہیں۔

اندازہ لگائیں اللہ عزوجل نے اپنے محبوب ﷺ کی نبوت کا اعلان کروانے کے لئے کس شان سے اہتمام کیا۔ کہ تمام ارواح مقدسہ کو جمع کیا اور پھر ان سے پختہ عہد لیا۔ کہ جب تمہیں نبوت اور حکمت عطا فرما کر دنیا میں بھیج دوں اور لوگ تم پر ایمان لے آئیں تمہاری نبوت کے ڈنکے بجنے لگیں۔ ایسے میں میرے محبوب ﷺ جلوہ گر ہو جائیں۔ تو تم نے ان پر ایمان بھی لانا ہے۔ اور ان کی مدد بھی کرنی ہے۔ سب نے اقرار کر لیا آخر میں پھر ارشاد فرمایا اگر فرض محال کوئی اس عہد سے پھر گیا تو اس کا نام فاسقوں

میں شامل کر دیا جائے گا۔

تمام انبیاء علیہم السلام اپنے اپنے دور میں سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر کرتے رہے۔ اور اعلان بھی کرتے رہے کہ اگر وہ آخر الزماں نبی ﷺ جو کہ اللہ عزوجل کے محبوب ہیں۔ ہمارے دور میں تشریف لائے تو ہم ان پر ایمان بھی لائیں گے۔ اور ان کی مدد بھی کریں گے۔ اور اگر ہمارے بعد تشریف لائے تو تمہیں ان پر ایمان بھی لانا ہوگا انکی مدد بھی کرنی ہوگی۔

عبداللہ نام میں حکمت

عرب میں یہ دستور ہے کہ لڑکے کے ساتھ اس کے باپ کا نام پکارا جاتا ہے۔ سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ سے پہلے لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ لہذا بچوں کے نام عموماً بتوں کے نام پر رکھے جاتے تھے۔ تو نبی پاک ﷺ کے والد ماجد کا نام کسی بت کے نام پر رکھا جا سکتا تھا۔ لیکن اللہ عزوجل نے پہلے سے ہی اہتمام کروادیا۔ کہ سرکار ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے ہی ان کے والد کا نام عبداللہ رکھوا دیا۔ تاکہ پکارنے والا اگر نام سے ہی پکارے تو محمد بن عبداللہ کہہ کر پکارے۔

دوسری حکمت یہ تھی کہ اللہ عزوجل کو اپنے محبوب ﷺ سے اس قدر پیار ہے کہ رب تعالیٰ چاہتا ہے کہ جہاں میرا ذکر ہو وہاں میرے محبوب ﷺ کا ذکر ہو لہذا کلمہ شریف دیکھو۔ تو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

ترجمہ کوئی معبود نہیں۔ سوائے اللہ عزوجل کے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

کلمہ شریف دیکھیں تو جہاں اللہ عزوجل کا نام ہے اس کے ساتھ اس کے محبوب ﷺ کا نام نامی اسم گرامی تحریر ہے۔ اذان اور اقامت میں دیکھو جہاں اللہ عزوجل کا نام ہے وہاں اس کے محبوب ﷺ کا اسم گرامی ہے۔

اب جو مسلمان ہے وہ تو کہے گا محمد رسول اللہ ﷺ تو اس طرح اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ ہی اس کے پیارے محبوب ﷺ کا نام بھی آجائے گا۔ مگر جو مسلمان نہیں وہ تو محمد رسول اللہ نہیں کہے گا۔ مگر جب وہ محمد بن عبداللہ کہے گا تو اس میں بھی اللہ عزوجل کا نام

آجائے گا۔اس لئے اللہ عزوجل نے پہلے ہی سرکار ﷺ کے والد گرامی کا نام عبداللہ رکھوادیا۔

عورتوں کے نام بھی بتوں کے نام اور عجیب عجیب سے نام رکھ دیئے جاتے تھے۔ لیکن اللہ عزوجل نے پہلے سے ہی اس کا اہتمام کردیا۔کہ ان کی والدہ ماجدہ کا نام آمنہ رضی اللہ عنہا رکھوادیا۔کہ امن والی۔کہ جب سرکار ﷺ کا تذکرہ ہوگا تو ان کی والدہ ماجدہ کا نام بھی آئے گا تو اگر ان کی والدہ کا نام کسی بت کے نام پر ہوا۔تو اس میں نقص آجائے گا۔لہٰذا پہلے سے ہی والدہ کا نام آمنہ رضی اللہ عنہا رکھوادیا۔

عرب میں دستور تھا کہ بچوں کی پرورش کے لئے گاؤں بھجوادیا جاتا کہ کھلی فضاء میں پرورش پائیں۔اس مقصد کے لئے دائیاں شہر میں آتیں اور بچوں کو لے کر گاؤں میں آجاتیں۔اس طرح ان کو پرورش پر اجرت بھی مل جاتی۔اور بچوں کی پرورش بھی ہوجاتی۔ پیارے آقا ﷺ کے حصے میں جودائی آئی۔اس کا نام کسی بت کے نام پر نہیں بلکہ اس کا نام پہلے سے ہی حلیمہ رکھوادیا۔قبیلہ سعد سے تعلق کروادیا۔تاکہ ان کا نام حلیمہ سعدیہ پکارا جائے۔یہ حلم والی ہیں سعادت والی ہیں۔

ربیع الاول میں آمد

سال میں بارہ ماہ ہوتے ہیں۔سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی جلوہ گری ان بارہ مہینوں میں سے کسی مہینے میں ہوسکتی تھی۔مگر اس کے لئے ربیع الاول چنا گیا۔اس میں حکمت یہ بتلائی کہ اس کا نام ربیع الاول ہے۔یعنی پہلی بہار۔سرکار دوعالم نور مجسم ﷺ کی تشریف آوری ایسی کہ بہاروں پر بھی بہار آگئی۔

پیر کے دن ولادت

حدیث مبارکہ میں ہے کہ جمعہ کا دن عید کا دن ہے۔دنوں کا سردار دن جمعۃ المبارک ہے۔علماء کرام فرماتے ہیں۔اگر جمعہ کے دن سرکار ﷺ کی ولادت باسعادت ہوتی تو کسی نے یہ کہنا تھا کہ سرکار ﷺ کو جمعے کی وجہ سے عظمت ملی۔اسی لئے آپ ﷺ کی ولادت پیر شریف کو ہوئی۔کہ پیر شریف کو جو عظمت ملے گی وہ سرکار ﷺ کے صدقے سے

ہی ملے گی۔

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشئی رحمت کا قلمدان گیا(حدائق بخشش)

پیر کے دن اس لئے بھی جلوہ گری ہوئی دیکھو پیروں کا پیر تشریف لا رہا ہے۔ ذرا غور کریں کہ انگریزی زبان میں پیر کو (Monday) کہتے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ ہے۔ Moon Day یعنی چاند کے جلوہ گر ہونے کا دن۔ اندازہ کریں کس شان سے اہتمام کیا گیا ہے سرکار ﷺ کے جلوہ گر ہونے کا۔ یعنی مون ڈے سے مراد ہے چاند طلوع ہونے کا دن۔ پہلے سے ہی اہتمام کیے جا رہے ہیں۔

زمین وزماں تمہارے لئے مکین ومکاں تمہارے لئے
چنین وچناں تمہارے لئے بنے دوجہاں تمہارے لئے
دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے
(حدائق بخشش)

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند

سرکار دوعالم ﷺ کی ولادت باسعادت کا وقت آیا دن خواہش کرتا ہے کہ سرکار ﷺ کی جلوہ گری میرے اندر ہو۔ میں عظمت والا بن جاؤں۔ رات خواہش کرتی ہے کہ یہ سعادت مجھے مل جائے میری تاریکی دور ہو جائے دونوں التجائیں کر رہے ہیں۔ اللہ عزوجل نے کسی کو بھی محروم نہیں کیا۔ رات جا رہی تھی دن آ رہا تھا۔ صبح صادق کا وقت تھا جب پیارے آقا ﷺ کی اس کائنات میں جلوہ گری ہوئی۔

لب پہ صل علی کے ترانے اشک آنکھوں میں آئے ہوئے ہیں
یہ فضا یہ ہوا کہہ رہی ہے آقا ﷺ تشریف لائے ہوئے ہیں
شکر خدا محمدی ہم کو بنایا امتی کس کو ملا یہ مرتبہ صل علی محمد

ہم اللہ عزوجل کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے ہم جیسے نکموں کو اللہ عزوجل نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کا امتی بنا دیا۔ ہمارے سروں پر اگر کُنتُم خَیرَ اُمَّۃٍ یعنی بہترین امتی ہونے کا تاج سجا ہوا ہے تو آقا ﷺ کے صدقے سے ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اب ہمیں احساس ہونا چاہیے کہ اللہ عزوجل نے ہمارے اوپر اتنا بڑا احسان کیا ہے۔ اور ہم کیا کر رہے ہیں۔

احساس بیداری

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے ایک انگریز عیسائی سیر و تفریح کے لئے انڈیا آیا۔ تاریخی مقامات کی سیر و تفریح کے بعد وہ اپنے ہوٹل آجاتا۔ ایک مرتبہ دن بھر سیر و تفریح کے بعد جب اپنے ہوٹل پہنچا۔ تو جیب میں ہاتھ ڈالا تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ اس کا پاسپورٹ اور ضروری کاغذات اور نقدی جس پرس میں تھیں۔ وہ کہیں گر گیا تھا۔ بہت پریشان ہوا۔ پھر سوچا کہ صبح اٹھ کر دوبارہ انہی جگہوں پر جاؤں گا۔ ہوسکتا ہے کہ پرس کہیں مل جائے۔ لہٰذا صبح وہ ان ہی جگہوں پر گیا۔ ایک مقام پر تلاش کرنے کے انداز میں دیکھ رہا تھا۔ کہ ایک ہیجڑا قریب آیا۔ اور کہنے لگا۔ صاحب کیا تلاش کر رہے ہیں؟ اس نے بتلایا کہ کل میرا پرس کہیں گر گیا تھا۔ اس ہیجڑے نے جیب سے پرس نکالا اور سامنے کر دیا۔ اور پوچھا کیا یہی ہے؟ عیسائی نے جلدی سے پکڑا اور کہا بالکل یہی ہے۔ جلدی جلدی اس کی تلاشی لی اور خوشی میں آپے سے باہر ہو گیا۔ کہ تمام چیزیں ویسی کی ویسی موجود ہیں۔ یہاں تک کہ نقدی بھی اسی طرح موجود ہے۔

اگر کسی نیک متقی اور پرہیزگار سے ایسا کام ہو تو بندہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوتا۔ لیکن جب ایک بازاری بندہ جو دن بھر گناہوں میں ملوث رہتا ہو اس سے ایسا ایمانداری کا کام سرانجام ہو تو بندہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ عیسائی نے اس ہیجڑے سے پوچھا کہ مجھے بتاؤ کہ تم نے ایسا ایمانداری کا ثبوت کیوں دیا؟ کیا تو اس میں سے پیسے نہیں نکال سکتا تھا؟ ہیجڑے نے جو جواب دیا وہ دل کے کانوں سے سننے والا ہے۔ اس نے کہا صاحب جی آپ پیسوں کی بات کرتے ہو۔ ہمارے لئے یہ پرس ہڑپ کرنا کوئی مشکل نہ تھا۔ میں تو دن بھر

گناہوں میں مبتلاء رہتا ہوں اگر ایک گناہ اور ہو جاتا تو میرے کو اتنا تکلیف دہ نہیں تھا۔ مگر میں نے ایمانداری کا ثبوت صرف اس لئے دیا کہ جب میں نے پرس کھولا تو مجھے پتہ چلا کہ یہ کسی عیسائی کا ہے۔ فوراً میرے دل میں خیال آیا کہ اگر میں نے اس کا پرس ہڑپ کر لیا۔ تو کل قیامت کے روز یہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شکایت کرے گا۔ کہ نبی پاک ﷺ کے فلاں امتی نے میرا پرس چرا لیا تھا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے شکایت کریں گے۔ کہ آپ ﷺ کے فلاں امتی نے میرے امتی کا پرس چرا لیا تھا۔ تو میں نے سوچا کہیں میری وجہ سے میرے نبی ﷺ کی نظریں نیچی نہ ہوں۔ لہٰذا میں نے اس پرس کو واپس کر دیا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھو ایک بدکار کے دل میں احساس پیدا ہوا برائی سے بچ گیا۔ تو ہمارے دل میں بھی احساس پیدا ہونا چاہیے۔ کہ ہم اس نبی علیہ السلام کے امتی ہیں کہ جن کا امتی بننے کیلئے انبیاء علیہم السلام دعائیں کرتے تھے۔ اور مجھے بن مانگے یہ نعمت عظمیٰ مل گئی۔ اور پھر بھی میں گناہ کر رہا ہوں۔ اس نبی علیہ اسلام کی نافرمانی کر رہا ہوں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ایک موٹر مکینک جب گاڑیاں ٹھیک کرتا ہے اس کا لباس گندا مندا ہوتا ہے۔ گاڑی ٹھیک کرنے کیلئے گاڑی کے نیچے گھس جاتا ہے۔ اور گاڑی ٹھیک کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور اگر جمعے کا دن ہو اور مکینک سفید لباس پہن کر جمعہ پڑھنے جا رہا ہو۔ راستے میں کسی کی گاڑی خراب ہو جائے۔ اب یہ گاڑی کے نیچے نہیں گھسے گا۔ اس لئے کہ اس کا سفید لباس خراب ہو جائے گا۔ اس کو داغ لگ جائیں گے۔ اب سفید لباس کا احساس اس کو گاڑی کے نیچے گھسنے نہیں دے رہا۔

بالکل اسی طرح سمجھیں کہ ہم سرکار دو عالم ﷺ کے امتی ہیں۔ ہماری چادر سفید ہے۔ اگر ہم شراب پئیں۔ جوا کھیلیں، سود کھائیں، زنا کریں، بدکاری کریں، والدین کی نافرمانی کریں، نماز نہ پڑھیں، روزہ نہ رکھیں، زکوۃ نہ دیں، تو ہماری سفید چادر پر داغ لگ جائیں گے۔ اب اس داغ دار چادر کو قیامت کے روز اللہ عزوجل کے اور اس کے پیارے حبیب ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کے امتیوں کے سامنے پیش کیا گیا تو کیا بنے گا۔ حضرت میاں محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چھٹی چادر عملاں والی داغ نہ لائیں اوجنیاں
حشر دیہاڑے فیر نہ آکھیں ہائے رہا کی بنیاں

قیامت کے روز اللہ عزوجل فرمائے گا اپنا نامہ پڑھ آج تیرے محاسبے کے لئے یہ کافی ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۝

(بنی اسرائیل:۱۴)

ترجمہ کنز الایمان شریف: فرمایا جائے گا اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

جب بندے کو نامہ اعمال دیا جائے گا تو وہ کہے گا اے اللہ عزوجل یہ میرا نامہ اعمال ہے ہی نہیں۔ میں نے تو اتنے برے کام کیے ہی نہیں۔ یہ کسی اور کا نامہ اعمال مجھے دے دیا گیا ہے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ (یٰسین:۶۵ پارہ ۲۳)

ترجمہ کنز الایمان: آج ان کے مونہوں پر مہر کر دیں گے۔ اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کیے کی گواہی دیں گے۔

اس وقت راہ فرار حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جب ہمارے ہاتھ پاؤں ہمارے خلاف گواہی دے رہے ہوں گے۔ ہمارے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ تو آیئے پیارے اسلامی بھائیو! اس مبارک موقع پر ہم اس بات کا عہد کریں کہ اے اللہ عزوجل ہم جس عقیدت واحترام سے تیرے پیارے حبیب ﷺ کا میلاد مناتے ہیں اسی عقیدت واحترام سے ہم ان کے نقش قدم پر بھی چلیں گے۔ آئندہ نماز روزہ کی پابندی کریں گے، گناہوں کو چھوڑ کر نیکی والی زندگی اپنائیں گے اور یہی مقصد سرکار ﷺ کے دنیا میں جلوہ گر ہونے کا ہے۔ حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم نے اس مقصد کو بھلا دیا۔ ہمارے اندر وہی برائیاں جو سرکار دو عالم نور مجسم ﷺ کے جلوہ گر ہونے سے پہلے تھیں۔ دوبارہ ہمارے اندر پیدا ہو گئی

شروع ہو گئیں ہیں۔ ایمانداری سے بتائیں کیا آج ہمارے گھر میں لڑکی پیدا ہو جائے تو خوشی منائی جاتی ہے۔ یا افسوس کیا جاتا ہے؟ یقیناً جواب یہی ہوگا کہ اکثر گھروں میں افسوس کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض عورتوں کو اس وجہ سے طلاق دے دی جاتی ہے۔ کہ ان کے ہاں بچیاں پیدا ہوتیں ہیں بچے نہیں۔ اس طرح چوری بے حیائی، قتل وغارت کا بازار اسی طرح گرم ہے۔ آج کسی کی عزت محفوظ نہیں۔

درس قرآن اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا
اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

نسخہ کیمیاء

ایک بزرگ کا نسخہ بہت پسند آیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ اتنی دیر تک ناشتہ نہ کرو۔ جب تک نماز فجر نہ ادا کرلو۔ ایک بندہ کہنے لگا اگر صبح اٹھنے میں دیر ہو جائے تو میں نے کہا نہ پڑھنے سے پڑھ لینا بہتر ہے۔ لیکن اس کی عادت نہ بنائیں۔

دوسرا نسخہ: اتنی دیر تک کوئی اخبار رسالہ نہ پڑھو جب تک قرآن پاک کی تلاوت نہ کرلو۔ افسوس آج صبح اٹھتے ہی ہم اخبار طلب کرتے ہیں۔ حالانکہ اخبار پڑھنے سے ثواب نہیں ملتا۔ بلکہ اگر تندرست اخبار پڑھے تو بیمار ہو جائے۔ جب کہ بیمار تندرستی چاہتا ہے تو قرآن پاک کی تلاوت کرے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا۔

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل:۸۲)

اور نازل کیا ہم نے قرآن جس میں شفاء اور رحمت ہے مومنین کے لئے۔

تیسرا نسخہ: اتنی دیر تک سونا نہیں۔ جب تک پانچوں نمازیں پوری نہ کرلے۔

سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو
کیا خبر اٹھے نہ اٹھے صبح کو

چوتھا نسخہ: اگر باوجود کوشش نماز نہ پڑھے تو اس وجود کو رب تعالیٰ کا رزق نہ کھلاؤ۔

اور بات بھی یہ حق ہے۔ کہ اگر یہ وجود رب تعالٰی کے آگے نہیں جھکتا۔ تو یہ وجود اس قابل نہیں کہ اس کو اللہ عزوجل کا رزق کھلایا جائے۔

اللہ عزوجل ہم سب کو اس پر عمل کر کے دنیا اور آخرت سدھارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

☆......☆......☆......☆

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

سنت کی بہاریں

الحمدللہ عزوجل تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی دعوت اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے ہردم وابستہ رہیے اپنے شہر کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب بہاریں لوٹئے۔ مرکز الاولیاء لاہور میں سنتوں بھرا اجتماع جامع مسجد محمدیہ حنفیہ سوڈیوال میں ہر جمعرات کو بعد از نماز عشاء شروع ہو جاتا ہے۔ دعوت اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

باکردار مسلمان بننے۔ کے لئے مکتبۃ المدینہ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کیجئے۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔ اس پر استقامت پانے کے لئے کارڈ پر کر کے اپنے علاقے کے دعوت اسلامی کے ذمہ دار کو ہر ماہ جمع کروائیں۔ انشاء اللہ عزوجل آپ کی زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
مولف
حافظ حفیظ الرّحمٰن صاحب قادری رضوی
کے سنتوں بھرے اصلاحی بیانات
کے مختلف موضوعات
☆ اللہ دیکھ رہا ☆ شان صدیق اکبر ☆ شرک کیا ہے
☆ دعوت اسلامی کی بہاریں ☆ مسلک حق اہلسنت
☆ اللہ عزوجل کی نعمتیں ☆ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
☆ برائیوں سے بچنے کے اسباب ☆ آخرت کی تیاری
ایصال ثواب ☆ مدینے کی حاضری
آڈیو، وڈیو سی ڈی حاصل کرنے کا مرکز
لاثانی سی ڈی ساؤنڈ سسٹم
نزد مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ داتا دربار لاہور
0300-4148793,0321-9479226

الصلوٰۃ والسلام علیک یاسیدی یارسول اللہ
مولف
قادری رضوی
حافظ حفیظ الرّحمن صاحب
کی تحریر شدہ کتب کا مجموعہ
سنتوں بھرے اصلاحی بیانات
حصہ اول
حصہ دوم
ہم میلاد کیوں مناتے ہیں
شرک کیا ہے اور بدعت کی حقیقت
مسلک حق اہلسنت وجماعت
اصلاحِ معاشرہ
ناشر: احمد رضا بک ڈپو
0321-4027626,0322-4198463